



إِنَّ يَدَكَ لَا تَلِي لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ

کتاب جواب پسندیدہ شیخ و شایع غازی الرسول طالات سر و مقبول مطبعہ عجمیہ

21



من تصنیفات سرآمد مخدوم عالی منزلت امیر کبریا امین یار محمد نضاباہا خلعت

مطبع حسنہ رامپور مطبوعہ

۸۹۱۳۳۱

۱۳۸۳۸

کتابخانه



M.A. LIBRARY, A.M.U.



U34838

بسم الله الرحمن الرحيم

شما ہی خداوند لوح و قلم

سہر و نجوم و سحر

شما ہیں قاصر زبان چہاں

دو عالم کی دولت ہی او کی

شفیع خلائق جمیل الصفات

نہیں مثل او کی کوئی نایا

شرفنامہ ہستی فصاحت شہ

کیا جسنی پیا جہاں سہر

ہر ایک شے میں قدرت او کی عیاں

وہ کیسا ہی اور او کا کتنا حبیب

نہی رتبہ سرور کائنات

وہ بیشک محبوب پروردگار

نبی الوراۃ اتم انبیا

ہزاران تحیت برآل کرام

اور اصحاب محبا و اولاد

ہے رتبہ عیان او کا آفاق میں

زبان سخنور ہے عاجز بہان

بہین بندۂ حضرت کبریا

کہ پایا ہی عالم فی اونس نظام

ابوبکر و عثمان علی و عمر

ہو جسطرح الوراۃ جلیل

سکوت و خموشی ہی ہجایان

## سبب نظم شہنشاہ ناما

سپیدہ دمان شوکت ناما

بہمراہ احباب مثل صبا

بہار چمن کا کروں کیا بیان

و فو فرج کا سماں عجیب

طلبگار افضال پروردگار

فرج بخش میں شاد و خندان

موقع تھا قدرت کا یکسر عیان

ہوا شاد دل سب کا با صد طرب

فرج بخش  
نام بلخ  
مصنف مسعود  
پہلیاں



ہر ایک شخص پر ہنی لگا شعر چند

پس نگاہ شہ نامہ خوانی ہوئی

کہا سب مجھ سے کہ اسی قدر دان

کہ ہوصاف صاف اور روز بان

کیا عرض میں ہے بہت خوب ہے

بفصل خداوند رب محیب

کہ ہوں شاد سنکر کی پیروی

جو آیا مکان میں پہنگام شب

کہ کس داستان کو لکھوں آید

اسی فکر میں نیند طاری ہوئی

یہ دیکھا کہ ایک باغ ہی دلکش

باتیں شائستہ و دل پسند

نمایان درفش کیانی ہوئی

لکھو تم ہی ایک نظم میں دستاں

بطرز پسندیدہ شاعران

مجھ سے کہ احباب محبوب ہے

لکھوں ایک قصہ عجیب و غریب

خصوصاً بہادر جوہن فی زمان

کیا فکر میں ہی بعد غور تب

کروں کوشی شاہ کی شینا

عنایات و امداد باری ہوئی

ہر ایک تختہ اوسکا ہی راحت فرا

روان ہر طرف نہر آب زلال  
 ہر ایک سمت کرنے لگا سیر باغ  
 قریب آیا ایک شخص عالی دماغ  
 مخاطب ہوا مجھ سی بعد از سلام  
 کہ ای مردوی عقل شیریں کلام  
 رقم کرو احوال جنگ رسول  
 یہ سنکر میری چشم وا ہو گئی  
 او ہا بید رنگ او لیکر قسم  
 لگا کرتے انشا میں یہ مثنوی  
 شہنشاہ نامہ ہی نام کتاب  
 کہ سنتی ہی ہو محو اب لا کلام

شکستہ ریاحین بک کمال  
 غم جاوہر السی تھا مجھ کو فراغ  
 کف دست میں او کی زیرین باغ  
 بطور پندیدہ خاص و عام  
 ہے خیر القصص حرب خیر الانام  
 کہ تا ہو سخن تیرا بیشک قبول  
 بس اس بات کی دلیل جاہ گوئی  
 بان ویران معجز قسم  
 بوجہ و جہیم و بطر ز نوی  
 ہر ایک استان ہیکل با آب تاب  
 ہو س شاہنامہ کی دلیسی ملام

ایک غزل کا کلام

دعا ہی یہ شوکت کی ہر صبح و شام	کہ ہو مثنوی جسد یار بنام
پسند طبائع ہو میرا کلام	رہی حشر تک با و میرا ہی نام

## ذکر پیدائش و رکائات بیان برخی از معجزات

نواسنج اخبار خیر الوری	قسم ساز آثار بدرالدجی
تولد کا حضر کے احوال اب	بجھتیق لکھتا ہی با صد اوب
کہ وہ فخر آدم شفیع انام	سما۔ نبوت کا بدر تمام
محمد رسول خدائی کریم	کہ ہی خلق میں اوسکی خلق عظیم
زمانہ میں کسری کی پیدا ہوئے	زمین و زمان اوپہ شدید آہوئے
ہی نہ صد ہی افزون ملائحت سال	اسکندر کو بیشک کئی انتقال
اور عیسیٰ کو دنیا سی سوی فلک	ہوئی پانچ سو آہہ ہی حبشک

ہوتی جب کہ پیدائی کریم  
 نہونی سے بارش کے امفی و فنون  
 ہوا قحط معدوم و فضل بہ  
 بہم تنہیت گوہوتی کل ملک  
 یہ کسری کی ایوان میں لرزہ ہوا  
 سراسر ہوا شق وہ عالی محل  
 بھی مفتہ آگ زردشت پر  
 وہ وریا سا وہ ہونا پدید  
 سما وہ کہ وادیچین وریا ہوا  
 سلاطین آفاق کروون بیکان  
 صنم ہاتھی کعبہ ہوئے سنگون

جہان میں ہوتی خرمی عظیم  
 عرب میں گرانی تھی از حد فرو  
 ہوتی سبز شاداب اشجار تب  
 ہوا بند شیطان پہ بان ملک  
 کہ چودہ گری گنگرہ بیخفا  
 پڑا ملک ایران میں یکسر خلل  
 تعجب میں تھی سب صغیر و کبیر  
 ہوتی شاد و عابد پریشان طہید  
 کہ سابق کہہ ہوا و سمین پانی نہ تھا  
 رہی یک شب روز سبے زبان  
 شیطین دنیا ہوتی کل زبون

جو اس وقت  
 ہوا قحط معدوم  
 بہم تنہیت  
 گوہوتی کل ملک  
 یہ کسری کی  
 ایوان میں  
 لرزہ ہوا  
 سراسر ہوا  
 شق وہ عالی  
 محل بھی  
 مفتہ آگ  
 زردشت پر  
 وہ وریا سا  
 وہ ہونا  
 پدید  
 سما وہ کہ  
 وادیچین  
 وریا ہوا  
 سلاطین  
 آفاق  
 کروون  
 بیکان  
 صنم ہاتھی  
 کعبہ ہوئے  
 سنگون

جناب نبیؐ سے عرض ہر زمان

نمایان تہی آثار عجیب نشان

ذکر نبوت حضرت ختم المرسلین و شفیع المذنبین

بشیرف پروان هوتی همریف

سید عالم مدنی  
 و سلطنت و غیرہ کا بیون جوق  
 ولادت قریش کا ایک  
 سید بہد و ولادت سرور عالم  
 نبیائے دین و غیرہ سرور عالم  
 و شہداء سال بند ہوئے  
 اور عالم کائنات کا عدم  
 ہو گیا ۱۱



وحی لیکے نازل ہوتی جبریل بحکم خدای عظیم جلیل

کتے عرض پہلے درود و سلام پڑھا بعد اوسکی خدا کا کلام

نبوت کا حضرت کو فروہ سنا کہا آپ ہیں خاتم الانبیا

نبوت ہوتی جسکے شہرت تمام ہدایت پہ باندھی کمر پہ تمام

ہوتی دشمن جان لروہ فرس ملکر کیا شہ پہ سامان عیش

ہوتی متفق سرورانِ عرب کئی شہ سخی عجب از ناد طلب

ہوی معجزی شہ سی ایسی عیان کہ حیران ہوتی دیکھتے پہرجوان

بہت شخص ایمان لاتی بدل ہوتی لطف ایزد سی وہ مشتمل

شقی جو سیل تھی ازراکین وہ اعجاز کو سحر سمجھے یقین

لکھون معجزوں کا اگر اجرا نئی خشک خامہ ہو اغلب ہر

ظلال غمامہ کلام غزال اصابع سے اجراتی آبِ نال

درود و سجود و حجار و سحر

کلام صبی اور شقی القمر

حنین حسنح از فراق جناب

عروج سما و نزول کتاب

ولیکم سنو حال معراج اب

نہارون من اعجازتہ اعرب

## در کمر سراج

کہ کثرت میں وحدت ہو جلوہ نما

منی ناب حدت پلا ساقیا

بطر پسندیدہ با صد طرب

لکھون تبا کہ معراج شاہ عرب

زمانہ میں ہوں میں خلاصہ نگار

زبس مجھ کو مرغوب اختصار

کرین شنوی پادشہ بگیان

کہ تا شوق ہی خاص عام حیاں

ہوئی ختم افضل فریاد رس

بنی کی نبوت کی جیسو بن رس

فرو و آتی جبریل با صد اوب

شب پست و ہفتم زماہ رب

کہا ای نبی بشیر و نذیر

زمین سی چلو سوی پنج برین

براق سبک رقیبین سوار

بیک آن از عون رب الہ

بفرمان عالی رب انام

برائی ملاقات حاضر ہوتی

اور او سجا پرہی باجماعت نما

پس از طاعت کردگار جهان

ہوتی عازم رقن آسمان

چپ و راست خلی ملائک تمام

جو پہونچی باقصائی مد و جناب

چلو حسب حکم خدا می قید

حضور خداوند دیان دین

ہوتی با کمال شکوہ و قاف

فرو دانی بیت المقدس میں شاہ

روان رسولان پیشین تمام

جمال مبارک کی ناظر ہوتی

امامت سی حضرت ہوتی سرفراز

جناب محمد شہ انس و جان

بصد شان و شوکت بصد غر شان

پس و پیش پنجبہر ان کرام

کہا جبریل امین نے شاب

که ای سرور جن انس و ملک	رسائی تھی بندیکی بس پھان ملک
اگر یک سر مو تاج و زکرون	پھان سی تو ہو جاتی حالت زبون
بس اب آپ ہوں بیانی تہا روں	بذات مقدس سوتی لامکان
روانہ ہوتی بیشتر بعد ازان	سوتی عرش عظم رسول زان
تہ کا جب براق انگ تاز تیز	نمایان ہوارف رف گرم خیز
روانہ ہوتی ہو کے او سپر سوار	جیب خداوند لیل و نہار
ہوتی جب بہت قطع راہ دراز	ہو اتب تو رف رف پہ طاق گداز
ہو امحہ خاطر برای رسول	زہی رتبہ و شان اب بتول
شتابان ہوتی مثل بیک نظر	گتی عرش مکرسی سی ہی بیشتر
ملا مرتبہ قاب قوسین کا	ہویدا ہواراز کو نین کا
ہو چی جبکہ مشمول لطف و کرم	بشاوی پہرے و ہانسی تھی حرم

کیا سیرانی سما کا تمام	جو داخل ہوتی پھر بجائی قیام
تو دیکھا کہ ہی گرم فرشتہ تھا	ہی جنبش میں نہجیر دروازہ صفا
ہو احوال محراب یکیشہ سام	بہ ایجاز کلی پے خاص و سام
مفصل یہ ہی داستان طویل	بہت ہیگا احوال باقال قیل
خلاصہ نگاری ہی از بس پسند	ہو اختہم یہ حال و شعوبہ

### ذکر حجت از ماکہ معظمہ مدینہ منورہ

نبوت کی گذری جو تیرہ برس	پیمبر کو کعبہ میں ای خوش
ہوتی چند صد مرد پیر و جوان	بہ انوار ایمان روشن روان
ولیکن سدان و یلان عرب	ہوتی در پے قتل محبوب رب
فرو و آتی جبریل عالی مقام	پیام خدا لیکے با صد سلام



کہ ہی حکم ایزویہ ای نامو۔	مدینہ کو ہجرت کر جب دتر
یہی امر ہے اب قرین صلاح	اسی میں ہے منظور بارہی
سنا جب نبیؐ نے یہ حکم خدا	تو غزم مدینہ اوسیدم کیا
برج سختین کی تھی بارہون	کہ ہنگام شب شافع مذہبین
علی کو سلاب ترخاص پر	ہوئی گام فرساتی راہ سفر
پیادہ ہوئی اس جہت روان	کہ تا کافرون پر ہو عیان
نکل کر کے مکہ سی باہر بھو۔	ہو وی منزوی آپ در غار ثور
ابو بکر صدیق تھے یار غار	سوا او کی اوس جانہ تھا عکسار
فہم غار پر عنکبوتوں نے آ	دیا جال جالی کا اپنی چہا۔
کہ رو غار کا صاف پہان ہوا	شجر اقم غیلانکا اوسپر اوگا
کبوتر نے بیضہ دیا آن کر	بنا آشیانہ زیر شجر

اوسے شکوہ کی بجا من عام

نبی کی مکان میں جو آتی دیاں

علی <sup>علیہ السلام</sup> ملی سہی ہوئی ہکلام

کہا آپ اسی گروہ قریش

کہا سب نے اکثر میان جبال

بے کاہی مسکن صبا و سا

پہرے کوہ صحرا میں بس جا بجا

بصد رخ آتی گہرون کو تمام

بیان کرتے ہیں اویان صحیح

کہ ایک سانپ ہتا تھا اوغل میں

نبی کی زیارت کا مشاق تھا

سا ان شب خون ہوتی نرگام

تو پایا نہ حضرت کا نام نشان

کہ احمد کہاں ہیں تبا اسی ہام

نہیں مجھ کو معلوم کہا و طیش

پتی طاعت حضرت و و اجال

تجسس کرو چلکی ہاں ہویا

ولیکن ملا کچھ نہ صلا پتا

خجالت سے چہری ہو تو زرقام

بلغظ ملیح و زبان فصیح

ہو جس طرح سی آب تلوار میں

سیت و فریب بہت چاق تھا

سحر کو وہاں بحکم خدا

پنی خواب راحت ہمیں برے

کیا بند صدیق نے ایک بار

زہی جرات و ہمت ارجبند

نہ پڑ جاویں راحت میں شہ کی خلل

کہ آرام کرتی ہیں یہاں مصطفیٰ

دہن بند پا کر کے چپان ہوا

لگا جسم صدیق تب کانپے

نخل آئی آنسو یہ صدمہ ہوا

اوہی خواب سی آپ کہہ لیتی تب

سنا حال فرمایا ای نیک نام

ہوئی رونق افروز جب مصطفیٰ

رکھا زانوئی پاک صدیق پر

شب تار میں پاکی سورخ مار

ننگشت پاسی کیا بل کو بند

کہ تاساں بل سی نہ آویں نخل

ہوا مارا کہ بحکم خدا +

بشوق زیارت شتابان ہوا

دُسا پامی صدیق اوس سانپے

ولیکن اوہا یانہ اوس جاسی پا

گری شک خسار سرور یہ جب

ہوئی حال پرسان بلطف تمام

وہ میری زیارت کا مشتاق تھا

کف پاؤں ہاؤ وہاں سی شتاب

سنا جبکہ صدیق فی یہ خطاب

رسول خدا نے لعاب دہن

لگایا جو اس پر ہو تندرست

زیارت سی حیت ہو ابھرور

بہی تین دن تک نبی الہد

بروز چہارم ہوتی گامزن

منازل کو طی کر کے شاہ شہان

صحابہ و انصار حاضر ہوتی

جو انان اوس اور خزیج تمام

منہ سولہ ایام

اوسے بندش و بہت شاق تھا

کہ تا آرزو سے ہو وہ کامیاب

لیا کہیچ پا کو وہاں سی شتاب

بحکم خدا قادر ذوالمنن

توانا وصحت قرین باق حیت

زہی قدرت حضرت داوگر

اوسے غار میں حسب امر خدا

بسوتی مدینہ بوجہ حسن

مدینہ میں داخل ہوتی شاوکان

ورود ہمایون کی شاکرہ ہوتی

ہوتی آگے حاضر ہراتی سلام

نبوت پہ احمد کی بخوف و بیم  
ہوا عالم افروز نور ہدے

اور ایمان لائی بقلب سلیم  
مدینہ میں ساکن ہوئی مصطفیٰ

## غزوہ اول سرحد و غزوہ بدر واقعہ سال دوم ہجرت

سخندان سخن سنج و شیوا زبان  
کتا بونمیں لکھتی ہیں یوں صاحب  
قوی باز و سخت دل در جدل  
عرب کے امیر و نمین مرسل  
پرستش میں مصروف ہر صبح و شام  
پی پی یک سال مرد امیر  
کہا حمد و منسی کہ ہیگا ستم

واقعہ نویسان شیریں بیان  
غزائی تختیں کو بی اختلاف  
کہ سفیان تھا ایک مرد صاحب  
رئیس کلان رکن شہر حلیل  
بدل لات و عزرا ہیل کا غلام  
گیا شام کو لیس کی مال کثیر  
پہر اچب و ہا نسبی بجاہ و شہم



محمد مدینہ میں ہے برقرار	ترقی پہ ہے دین پروردگار
منی بت پرستی جہان ہی غضب	رہ و رسم تازہ ہوا ہی عجب
سوا اسکی اب مینی یہ ہجر	سنا ہی یہ یار و منوتم ورا
کہ میں عازم احمد بسا مان جنگ	پے غارت قافلہ بی وزنگ
کہا ہمدون کہ اسی نامدار	نکر فکر اس بات کی زینہار
ترے پاس سے ملک فوج دوم	قبائل بہت ہینگی زرین علم
محمد کے ہی پاس کیا اسی تمام	کہ ہوا سقد ز فکر ہر صبح و شام
طلب کر کے افواج نصرت اثر	کر و جنگ یکبار اب بے خطر
یقین ہے کہ پس پامو فوج رول	تمنا دل ہو ویکر حصول
پسند آیا یہ قول سفیان کو	کہا مہر جا ہے صلاح نکو
طلب کر سبعت سیاہ عرب	ہوا عازم حرب وہ بے ادب

بنی کو خبردارنی دجی بسر	کہ آتا ہی سفیان باکرو فر
ہزاراوسکی ہین ساتھ جنگی یلان	شجاعان کی قریشی جوان
ابو جہل و عباس البطلان قوت	بہت پہلوان رستم و زال قوت
ہین ہمراہ باعس کر بحر جوش	زرہ پوش و قوس کیانی بدوش
دیا شاہ فی حکم سنکریہ حال	کہ حاضر ہون انصار فرخ مضال
بیک طرفہ العین از حکم رب	ہوئی جمع انصار و اصحاب
کہا شاہ فی حال سفیان تمام	دیا پیر و غاکی لئے حکم عام
کہ ہو جلد طیارے مومنین	مقابل ہوا زمرہ کافرین
بروز و گر شاہ زرین لواء	ہوا جلوہ گرجب با وج سما
ہوئی فوج فوج اکی حاضر سپاہ	رکاب سعادت میں بی اشتباہ
وہ تھی تین سو تیرہ غازی جوان	بانوار ایمان روشن روان

بلند شجاء  
جمع ان بطلان

سفر کر کے سلطان دنیا و دین	ہوئی بدرین جاکی منزل گرین
سپہدار سفیان بفعج گران	مقابل ہوا مثل پیل و سان
بہم ہر دو لشکر ہوتی جنگ جو	مثال ہر ہران پر غاش خو
علیٰ اور حمزہ بان اسد	ہوتی حملہ آور بر اہل حسد
شجاعان کفار بھی مثل شیر	بان نیرمان و سام و پیر
مقابل تھی از راہ جبل بسط	ز گردان سلطان فارا قلیط
سوار و لا ورتھا عتبہ بنام	بہیکل چو شیر زیان کسانام
سرافراز بزم دلیران ہر	اوٹھا باگ کہوڑیکی باز جرو قہر
ہوا آگی حمزہ سسی گرم نبرد	رخ محسرتا بان ہوا لا جورد
بہت دیر تک نیزہ بازی ہوا	دو جانب سی بس ترک تازی ہوتے
کہنچی بعد از ان تیغ آئینہ رنگ	ہوا شور بر پاتر نگا ترنگ

فار قلیط و فارا قلیط  
فار قلیط و فارا قلیط  
فار قلیط و فارا قلیط  
فار قلیط و فارا قلیط  
فار قلیط و فارا قلیط

دو جب کی دلاور نہ قاصر ہو	ہنر تیغ رانی کے ظاہر ہو
عیان لمعتیج تہی برق وا	زمین و فلک تک غمام غبار
پڑی خود پر مثل قہر حلیل	کہ ناگاہ حمزہ کی تیغ اکیل
اوتر سسی آتی میان کمر	کنا سر بر خود فولا و سر
روان جسم ناپاک سہی و فزون	دو پر کالہ عتبہ ہوا سرگون
ہوا قلب اعدا میں گرم ستین	منظفیل حمزہ باتیغ تین
سمجھتا تھا پیل و مان کو وہ	ولید و لا وریل پیل زور
بہل من مبارز ہوا پر خروش	نخل صفت میدان میں باطنش و جوش
بیک ضرب کافر کی قاتل ہوئے	علی قریشی مقابل ہوئے
جناب علی سے ہوا تیغ زن	جوان حسین شبیہ شیر تن
ہوا سہمگین وہ دلاور سوا	غضنفر نے نعرہ کیا ایک بار

دو حصہ ہوا سر بسر جسم و سر	پڑی سر پر او سکی جو تیغ و سر
مقابل ہوا رنخہ ار روی طیش	کر اسپ شیبہ کفر کش
ہوا لیس فیان بیت کچھ لیل	ملا خاک میں وہی بے قال و قیل
مقابل ہوا خط لہ آن کر	وہ تینوں ہو جب روان فی سقر
ہوا تیغ زن نوافل صفا شکن	گیا وہ ہی ورنج میں مثل ستہ تن
روانہ ہوا وہ ہی سوی علم	بیک ضرب تیغ امام ام
کہ ہر ایک تہا جرات میں سفند پار	اسی طرح چپ پتیس نامی سوار
زہی را کب ووش خیر الودار	ہوئی قتل از دست شیردار
ولیر و مبارز توانا و شاب	سپہ پاس سفیان کی تہی بحساب
کرین حملہ برفج شاہ عرب	و یا حکم اوسنی کہ یکدفعہ ب
قیامت فگن تہ صداتی نفیر	ہوئی چار سو سے عیان دار گیر



زین وزمان تہا قیامت نشان	ہوا غلبہ کفر ہر سوعیان
بنی جو دیکھایہ حال سقیم	ہوتی ملتجی پیش رب کریم
کہ امی داورد و جہان از کرم	مدد کرتو از راہ لطف اتم
کہ تا پرچم کفر ہو سزنگون	پریشان ہوں کفار و کوران
و عامی پیمبر ہو می مستجاب	ہو اکافرون پر خدا کا عتاب
سرافیل و میکال و روح الامین	بحکم جہاندار جان آفرین
لے ساتھ اپنی دلاستہ ہزار	ملائک بر اسپان ابلق سوار
ہوتی شامل فوج خیر الورا	سر مو نہین فرق اسمین ذرا
جو تائید غیبی ہوتی ایک بار	و گر گون ہوتی حالت کارزار
صف لشکر کفر بر ہم ہوتی	عجب جنگ امس آن در ہم ہوتی
دم شکان سی زمین لالہ فام	تن مروگان کا تہایہ از وہام

که پوشیده روتی زمین ہو گئی

ابو جهل سوار قوم قریش

تباہ و پرکنده جنا و زار

بہت شخص زندہ ہوی دستگیر

بقیہ رہی جو پیادہ سوار

ہوئی شادمان ختم پیغمبران

سپہدار عباس عم جناب

بفطرت داشت بعون خدا

سر سپہ سفیان سفینہ من

بسعت گیا سوی بیت العقیق

قسم کہانی کعبہ میں چشم نم

اجل گشت جسا کو ہو گئی

بہت اوزامی سواران حسین

جہان سی گئی سوی بس القل

از انجملہ عباس گروں سپہ

ہوئی کام فرساتی راہ فرار

بجالاتی صد شکر غلاق جان

ہوئی نور ایمان سی کامیاب

مدینہ میں غسل ہوئی مصطفیٰ

بچشم گہر بار و خاطر حزن

تف غیض سے جان سرسریق

یک کر رہ ایک بت کا اوسنی قدم

که اسال و گز جمع کر سپاه	کردن جنگ مین از رسالت پناه
بهت مرتبه هو گیا میر است	نلون جتبلک یقین قصاصت
نمین چین محکمه آرام و خواب	بنی پنهون جتبلک فتح یاب
هوا بدر کی جنگ کا انفصال	سُواب احد کی اڑائی کا حال

غزوه دوم معروف بجنگ احد و بیان شهادت  
امیر حمزه رضی الله عنه و شکسته شدن دندان  
مبارک و فتح حضرت ظل سبحانی بر ابوسفیان

نگارند نقش مانی نگار	طرازنده حرف بهزاد کار
یون لکتهای یہ کار نامه عجیب	که ایک روز حضرت حبیب محیب
بایوان دولت تہی رونق فروز	چو مہر درخشندہ در نیم روز

دور انو حضور بنی سب	مثال کو اکب بصد کرو فر
بفرخنده حالی و عیش و نشاط	قرین مست بصد انبساط
گروه صحابه و انصاریان	نشسته ہی باشوکت و نشان
بناگاه مخبرئے وی یہ خبر	کہ آتا ہی سفیان با کرو فر
سواران شایسته کارزار	لتی ہا تہمین معج جوشن گزار
عنان درخشان و سنان بربان	بسوی مدینہ بین پچان عنان
ز سر تابا غرق آہن یلان	ہو آئینہ بین جسی جوہر عیان
شتابان بین مکہ سی مانند بان	بصد غصہ و کینہ چون قوم عام
بنی کا ہوا حکم اوس دم صدور	کہ اسی نامداران صاحب شعور
کہ جلد تدبیر سامان جنگ	نہ ہرگز کرو تم ذرا اب درنگ
یہ آئی خبر پہ بروز و گر	کہ سفیان با فوج پر خاش خمر

کیا اکی کوہ اُحد پر نزول

رکاب سعادت میں کل سہ ہزار

برابر عدد کے ہوتی خیمہ زن

دم صبح جب مہر خشان ہوا

خلیل خدا حضرت مصطفیٰ

ویا یمینہ شہ فی عکاسہ کو

ابو سلمہ کو ویامیسرہ

ہوا حافظ ورہ ابن جُبَیر

سرافراز مقداد اسود بنام

رسول خدا قلب میں باشکوہ

علیٰ اور حمزہ دو جنگی اسد

ہوتی سندر عازم جناب رسول

روان تہی جوانان ایساں دار

بنی الورا شاہ شکر شکن

ہر ایک ذرہ لعل بخشان ہوا

ہوتی زینت افروز دشت و نما

کہ تھا وہ دلیر و جوان رزم جو

کیا بند کوہ اُحد کا ورہ

گریزان ہوئے وائسی سب خوش طبع

ہوتی جانب پشت جیش ہمام

ہوار شک ایمن وہ میدان کوہ

ہوتی روبروی گروہ اسد

او دہر فوج کو لیکے جد نرید	صف آرا ہوا چون جدار حید
سوتی مینہ خالد کینہ ور	طرف میسرہ عکرمہ نامور
شہ یغان مکی بسانت نشان	ہوتی جا بجا مورچہ بند وہان
جو دکھی نبیؐ نے سپاہ قریش	کہا داتی بر عز و جاہ قریش
کھڑی ہینگی ابطال آلِ توحہ	فزون تر شوکت زکاتوس کے
ہر ایک شیر صورت ہر ایک نامجو	ہر ایک برق پیکر ہر ایک شعلہ
ہر ایک نامدار و ہر ایک یکہ باز	ہر ایک کامگار و ہر ایک سرفراز
ہر ایک مرد میدان فرامر نشان	ہر ایک تیغ زن مرد نامی جوان
ہر ایک رستم وقت و مانند سام	جگر گوشہ کعبہ کی مین یہ تمام
دریغادر یغا کہ یہ سب جوان	دو ساعت میں ہو یونگی کل مرگان
ہوا شور نقارہ و بوق و کوس	ہوا گرد سی ہو گئی آبِ ہوس

ہماور ہوی مستعد پر جنگ

سپہدار حمزہ شجاع زمان

نہر بر تریان عسم خیر البشر

سوار سرافراز و لشکر شکن

ہوئی بس سالہ چہ حکیمان

ہوئی جیٹو جاکی نعرہ زمان

یہ بھیان نے دیکھا تو حیران ہوا

کہا پہلو انوشی با صد غضب

ہوایکے ایک شکر عثمان بنام

پے جنگ میدان میں آیا نخل

مقابل ہوا شل شیر لیر

کوئی سرخ چہرہ کوئی زور و رنگ

سر سروزان و جهان پہلوان

خداوند شمشیر و گرز و سپر

یل نامور گرد شمشیر زن

تن نامداران تہی بے سروان

فراری ہوئی ہانسی پر پیچون

لڑائی سے اوس دم پشیمان ہوا

کر و قتل حمزہ کو سب ملکی اب

کہ تھا پور طلحہ کا وہ لاکلام

کہ آئی تھی اوس وقت او کی اجل

کہ تھا جان ہی اپنی وہ ناشاد سپر



جہان پہلوان حسنہ نامو	مقابل ہوا مثل غلام ز
اور ایک تیغ ماری جو بالائی خود	گلوئی عدد تک وہ آتی فرود
گلوئی جو اوتری تو بالائی زمین	گذرین ہی پھر زیر زمین
ہنان مثل بجلی ہوتی اکیبا	دو حصہ ہوا وہ ستور و سوار
لوا دار افواج طحسا و یار	غضب ناک طلحہ چو دریائی قار
نکل صفت ہمراہ خویشان میا	ہوا طالب مردم کارزار
اسیر ب شاہ ولد دل سوا	ہوتی ہم مصاف او کی با صد قار
شیاطین ہو گرد پیش علی	لگے حملہ کرتے بصد پر علی
ہوا اسپ ضیغ مثل شہر	تکاپو لگا کرے مثل نظر
گئے ہات خالی جو اعدا کی ب	ولیر و نکاز ہرہ ہوا آب تب
کیا شہر ہی نعرہ کہ امی قوم بہ	شقاوت شعار ان اہل حسد

خبردار ہواب کہ قہر خدا

چلی تیغ شہر بر سر کافران

سر انجام از دست میرا نام

جو دیکہا یہ احوال سیف قتال

گریزان ہوش بہجاسی ب

پتی غارت مال سفیان و فوج

لگی لوٹنی اسپ شمشیر مال

ورے کی محافظ جو تھی پہلوان

بطمع حصول زبوسیم واپ

مقیم در حرمت و فضل و خیر

زبان سے بہت اونکامانغ ہوا

فرو آیا تمپرے واحسرتا

تن مشرکین سے نکل ہاگی جان

ہوا طلحہ با جمع یاران تمام

سر سیمہ کفار خسران مال

سپاہ بنی ہی بلا فکرت

ہوئی جوش زن جسی میاکی موج

فروش و لباس گران مایہ نال

دلیر و کمان دار و نامی جوان

خروشان ہو مثل از رکشب

خرومند و نام آور ابن جبیر

ولیکن کسی نے نہ کہنا سنا

ہوتی غارت مال میں تیز جنگ	دراکوہ کا چہرہ جنگی لٹک
پتی کا فران صاف جاوہ ہوتی	رہ بستہ یکسر شاد ہوتی
ہوتی جمع او سجا بلا خوف یاس	سیل فراری جوتھی بدھواس
گری اہل ملت پہنل جراد	کیا حملہ کیا بار بار مراد
صد اقلوا قتلو پے وزنگ	چکا پاک تیغ اور ماہوئی جنگ
کہ حیران ہوتی زور مند ارجمند	ہوتی فوج اعداسی ایسی بلند
ہوتی مضطرب بان ہی سیما بیا	تامی سپاہ رسول خدا
قزل ارسلان حمزہ نامو	دوان کر کے رہوار بار و گز
کہ گلگون ہوا خون سی میدان جنگ	ہوتی اسقدر رزم جو بیدنگ
کہ ہیکا جہنم میں اوسکا مقام	زن جیہا ایک ہندہ بنام
کہ اسی نامداران جنگ آزما	یہ سفیان کے لشکر سی اوسنی کہا

کری اس جوان کو کوئی سنگون	کشت کر کو کیسے کیا ہی زبون
تو بخشون اوسی نعمت بیکران	جهان میں ہر ہوا میرا جان
غلام سیر و تہا وحشی بنام	قبول اوسنی اوسکا کیا یہ پیام
ہو اور پی منکر وہ نابکار	عقب میں جو انکی دوان تیار
کہڑے تھے جہان پر نبی الہدا	لعینوں پہینکا جو سنگ بنا
وہن پر لگا ایک سنگ گران	کہ دندان ہوتی چار اقد و ہاں
ہوا شور بر پامیان سپاہ	الم سی ہوا روز روشن سپاہ
کیا غل یہ ابلیس ناگہان	کہ امی جنگ جو یان نام آوران
جناب محمد شفیع امم	ہوتی زینت افروز ملک ام
یہ سنکر ہوا ایک تلاطم ہوا	مٹو داراوس دم تھا قہر خدا
بچا انکہہ وحشی بے دردم	لگائی جو حمزہ پہ تیغ ستم

جہان سی کتی سوتی وار البقا	ہوتی مور و بخشش کبریا
جگر حزنہ نامو کا نکال	وہین کہا گئے ہندہ بدگال
پریشان ہوتی یاوران نبی	و فورالم تھا بجان نبی
ابو بکر سردار ویرینہ سر	سرافراز اصحاب طحطا
ہوتی تیغ زن مثل و تنن	یسا و میں بیگی وہ صفکن
گئے دو ترک و پتی گمران	کمال تہورسی لغزہ زنان
ہوتی دور حضرت اصحاب	قریب آتی اوس خطہ کفارتب
سواتی علیٰ پیشگاہ نبی	نہ تھا ووسد و میدان کوئی
یہ سفیان بنے لشکر سی اوسد کہا	کہ سے مردمان نبی و آزما
ہیں صدیق و خطاب سوت دور	نہ انصار سی ہی کوئی و شیعہ
بجز حیدر صفدر پر منیر	نہیں ہے نبی پاس کوئی شہر

مناسب حملہ کرو ایک بار

کرو قتل او کو مثال خیار

ہوتی پرتھوریلان قریش

پڑا ایک تلامیہ میان قریش

بجا کو سن جنگی فرنگی دہل

چہا مہر انور بہ برج حمل

زمین سہر ہو گئی پر غبار

نخ روز روشن ہوا لیل تار

حشام دلاور نہنگ و غنا

بہت او سکی ہمراہ جنگ آزما

تمامی زرہ پوش مانف گریو

توانا وزور آزما مثل دیو

ہوتی حملہ آور جو ایک دفعہ ب

مقابل ہوی او سکی کرارتب

حسام و خشان بفرق حشام

چلی مثل بجلی ز دست امام

گر خاک پر اسپ سی پہلوان

فراری ہوتی او سکی ہمراہیان

امیر مجرم عمر شمشیر زن

ہوا ہم تر از وی اب حسن

بیک ضرب مصام لیت خدا

ہوا کشتہ کافر بدشت و غنا

وے تیغ خیدر شکستہ ہوا	بہت خاطر شاہختہ ہوا
کمر بین پیپر کے تہی ذو الفقار	عطا کی اوسیدم بفتح کبار
نہ شاہ مردان ہوا لالہ رنگ	ہوا کے خالد قرین بہر جنگ
اور ہمراہ اوسکی بلاف مگراف	یلان جری آل عبد مناف
دو جانب کنہچی تیغ آتش نشان	ہوا سپ مانند برق ومان
پڑی خود خالد پہ تیغ و دودم	کنا خود و سرا و سکا سب یکظم
گزر سرت مانند پیک نظر	پڑی زین پر کاٹ صدر و کمر
ترا شاہ جو زین کو تو اسٹیکیل	ہوا برش تیغ سی بس قتل
رہے اور باقی جو اعدا دین	گتے ہاویہ کو وہ کل مشرکین
ریتس بنی عامر و بشرا سم	دلیر و قوی خجستہ و دیو جسم
علی سی ہوا کے گرم مصاف	یل بے خرو سہ گروہ خلاف

هواست صهبائی تلخ حیا

سوار سمند سبک روقم

پلارک مین جسی هو جو عیان

جو ویکهی تو قوس فلک هو و ونگ

شهاب فلک پیش او سکی حقیر

عیان او همیچ هرچین مچین

دهری زین پرایک پیچان کند

غضب هر ایک سمت ترچی نظر

قونیہ سے باندھی هو ایک قطار

نه تنها فقط بل جسم خفیه

صدای قضائتی دیغا وریغ

بیک ضربت ذوالفقار امام

کنانه جوان مرو شیر فرم

ز ستر پایا زیر برگستان

کمان رشک قوس قزح رنگ ننگ

بهر تیر ترکش مین مانند تیر

حامل و افشان جام مین

خطای سنان رشک نخل بلند

کف دست مین گرزده گاو

عقب مین سواران نیزه گزار

هو احلمه و بر جناب اسیر

لکی طینی گرز و سنان تیر و تیغ



عجب کافرون سی ہوتی کارزار	قضائی خدا ہی دم ذوالفقار
کلانی اوڑادی زمین بیدار	کسینی چلانی اگر بڑہ کی تیغ
دبا کر اوسی وقت جولان ہند	کسینی کیا گرز کو گر بلند
اور اعجاز سے گرز کو غل بنا	کیا ہاتھ شانہ سی او کی جدا
کیا قید ہستی سے او کو رہا	و یا او کی گردن میں جلد ہی نہا
روانہ کیا او کو سوئے سقر	اگر بڑہ کے مارا کسینی تہر
کیا نعرہ اوسنی بصد پر دلی	کنانہ مقابل ہوا از علی
دو حصہ کنانہ ہوا بید رنگ	بیک ضرب شمشیر الماس رنگ
غلط بلکہ گلنار سی ہی فزون	زمین مثل شجر ف از جوش سخن
گر نیاں ہوتی مشرکین لعین	ہوتی حملہ شاہ سی بلیقین
شیران مکہ ہوتے پر حزن	ظفر مند حضرت ہوئے سخن

کریزان ہوئی مثل روبہ زئیر	بحوف تف تیج شاہ دلیر
خلیل خدا رحمت العالمین	بنی الورا خاتم المرسلین
بجالاتی حمد خدا تہی قدیر	ہوا چہرہ روشن چو مہر شیر
رہوانہ ہوئی پھر مدینہ کوشہ	مثال خدام مہ چاروہ

سپاہ جنگ سید مہر و بی صلیح

ہوا جو ترقی پہ دین رسول	جہان لئے کیا دین احمد قبول
زراہ جہالت بضرط غرور	حماقت شعاران ز فرنگ دور
پے جنگ حضرت ہوئی شفیق	جوانان قوم بنی مصطلق
ہوا حاکم فوج حارث بنام	جناب بنی بہی پی انتقام
نکل مدینہ سے بھر غنا	ہوئی جادہ پیا حکم خدا

کمان قامت و نیز و مثل تیر	طیارہ میں ایک جاسوس پیر
پکڑ شیخ ثانی نے اوس فرد کو	اوفور فرست سی کر کے غلو
ہوئی پھر غضب بہت پر خروش	کیا خوب احوال اعدا کو گوش
ولیکن ہوا جب نہ کچھ ہی اثر	کیا عرض اسلام اوس مرد پیر
علم کر کے شمشیر بران کو تب	ہوا لال چہرہ ز فرط غضب
کہ تا صدر کفار محزون ہوا	کیا دست و پا بستہ ملعون کو
زہی دانش صاحب اجمندہ	پس آنکہ کیا فوج چون گو سفندہ
تو تدبیر صائب میں پرتا خل	اگر زندہ جاسوس جاتا نکل
کہ آتی نبی تم خبر دار ہو	وہ جا کر خبر دیتا کفار کو
بتدبیر کرتے وہ سب کارزار	خبر پاکی کفار بدروزگار
لڑائی کی ہرگز نہ قابل ہے	خبر جب نہ پہونچی تو غافل ہے

روانہ ہوتی والنسی پہر بیشتر	شہنشاہ لولاک باکر و فر
جہان جمع تہی کافران لیم	وہین جاکی پیونچی رسول کریم
یکایک جو اعدا ہوتی باخبر	اوسی وقت لیکر کے تیغ و سپر
ہوتی روبرو باکمال شغب	یلان زمان جاہلان عرب
سپاہ بنی پہی ہوئے حملہ ور	بہ تیغ و سنان بہ تیر و تبر
دو ساعت رہی جنگ مروانہ	ہر ایک سمت آواز دے گیر و وار
ہوتی آخر شہت پاکفر کش	ہر ایک بنی کیا لاجرم نوش نیش
گریزان ہوتی و فتنائل باد	مری جو ملی جاکی از قوم عاود
فران زرو مال و جنس و شتم	بہت اسپ و ہتیار محکم خم
ہوا لوٹ مین مونسو کو حصول	ہوتی ولیمین ہر ایک کے شاوی حلیل
ہوتی شوکتا جنگ یہ پہی تمام	لکھو جنگ خندق کو با نظام

## غزوہ چہارم جنگ خندق جسکو جنگ حرب بھی کہتی ہیں

خرومند و ذوی علم و جاد و بیان	سوا یعزیزان روشن روان
بہت دلمین اپنی پشیمان ہوا	جو دوبار مغلوب سفیان ہوا
کمال تفکری خاطر نثر نہ	شب روز ہمتا ہتا اندیشہ مند
پے طوف اصنام بی حش جان	ہوا ایک دن سوی کعبہ روان
پریشان تر از قوم عاد و ثمود	لے راہ میں او کو چندین ہو
لگے کرتے فریاد سب بر ملا	یہود و مکوا و سدوم جو سفیان ملا
بڑا جور ہم پر ہوا ہے غضب	کہ امی نامدار و یار عرب
کہ امی بت پرستان عصیان شعار	محمدؐ نے ہکلو ہسا بار بار
پرستش کے لائق ہے رب دود	نہیں بت پرستی میں کچھ نفع ہو

کیا ترک ہمئی نہ طور قدیم	رہی بت پرستی میں ہم مستقیم
نہ اصلاً کیا پسند کو جب قبول	بلا وقتاً ہوئی ہمیں پیر نزل
نکالا بنی نے بزور تمام	گہر و سنی ہمیں زجر کرا سی ہمار
ترے پاس آتی ہیں بھر مدو	کہ تا دور ہو چشم سی یہ رہد
یہود و کس سفیان اوسم کہا	کہ میں ہی ہوں دل تنگ صبح و با
کرو صبر اندک کہ تدبیر ہو	بفکر سالک تسخیر ہو
قبائل ہوں گرج جمع یکسر تمام	تو حاصل ہو پہر فتح ہی لا کلام
یہ کہہ کر مان سے روانہ ہوا	پی جنگ اوس کو بہانہ ہوا
کیا اپنی ایوان میں اندیشہ ساز	ہر ایک دم تھا و فر کور و روز
سمجھ کر کی کچھ دلیس بے خوف و بیم	فرام کیا ایک لشکر عظیم
بہت گرد نامی ہر مرز بوم	یلان عرب جنگی اکثر تہی ہوم

اسد او عطفان قرظہ ویش

سوانکی نامی متبائل و گر

ہوتی اکی سفیان کی سب ہر کا

مدینہ کو لشکر روانہ ہوا

بکر و مدینہ ز حکم خدا

ہوتی مستعد اہل دین بہر جنگ

ولیری سی اگر محاصر ہوئی

رہی اسطرح چند دن تک جنگ

محمد عبید و دئی ز روی غضب

نہیں یہ جا لایق نقل و می

دم صبح کر جنگ کا انتظام

نظیر و کٹانہ بصد قہر و طیش

سرافراز و دوران پدر بر پدر

بعزم و غا از رسالت مآب

خبردار اسی زمانہ ہوا

پیہمیری ہی کند و خندق کیا

مخالف کی افواج ہی بید رنگ

خوشی سی بہت ولیدین غا و ہوئی

دو جانب ہوا فوج کا حال تنگ

کہا جاکی سفیان سی ہنگام شب

یہ اسد رجب غفلت تجھی خیر ہے

صف آرا ہو میدان مین با احتشام

کہ تاملطف کو نہریت ملے	بہت لوٹ میں پیریت ملے
کہوں حرب میں اس قدر جستجو	کہ تاحشر باقی رہی آبرو
کہا او کو سفیان نے اسی نامجو	فرامزد و وان ہے لاریب تو
فرامیہ پی اب می اعل فام	کہ ہی صبح کو جنگ اب لاکلام
ہوا مشتری جب فلک عیان	گئی عرش تک تب صدایم افان
بنی و صحابہ بصدق و صفا	نماز خدا میں ہوتے جبہ سا
او وہ کافران حجابت منش	یلان عرب مردم بدروش
سلح ہوتی باشکوہ تمام	بجا کو سن جنگی چو صوقیام
سنی جب بنی نے صد اول	سدا پر وہ جلد آئی نخل
صحابہ و انصار پاکیزہ دین	ہوتی آکے حاضر بنی کی توین
عمربہ و دو کافر نامدار	بصد غصہ مانند اسفند پا



و بار کی گہوڑ کو مثل شرار

رجز خوان ہوا بامد بلند

پکار کہ امی خاص و عام عرب

ولاور ہون مین مرد جنگی سوار

صحابی نے ایک عرض کی از سوار

یہ ہی شخص پر زور ستم توان

حکایت یہ مشہور ہے گمان

روان تھا پہراہ سوداگران

سواران خوزیز غارت گران

اگر می قافلہ پر جو ترکان بلخ

عمر عید و غائب شیرین مین تھا

بیک جت خنجر سپہ کی

بہر سمت دورا کی اسپمند

تعلی نمایان بنام و نسب

جسی حوصلہ ہو کر ہی کارزار

کہ امی شاہ کونین اب بتول

نہر ہر فغن تیغ زن پہلوان

کہ یہ آفت و ہر پیل و مان

بسوی دمشق امی شہ انس و جان

جری جوان مرد آہن و لان

لگا لٹنی سامان ہوا عیش تلخ

ہوا غل تو کہہ بر اکی او دم اٹھا

نہ تھا اوس گہری پاس آلا جنگ	مگر کہول سوتا تھا جنگی لپنگ
اوپہا بی خطر اور ہوا نعرہ زن	بند ہی تھی وہاں پر شتر زین
پکڑ چارپائی شتر زد و کف	و فور غضب سی مہن پر ز کف
مقابل ہوا مثل دیو سفید	ہوتی چور ترسندہ نا امید
شتر ہاتھی سنگین کو مانند سنگ	لگا پہنکنی پہلو ان بید رنگ
ہوتی فوج قزاق یکسر زبون	گر نیران ہوتی بادل پر ز خون
مسافر ہوتی امین از قوم کین	کہا سبے جن یہ انسان نہیں
جو ایسا ہو پر زواری شاہ دین	تو پہر کون ہو جنگ میں اب قرین
ولیر و بہادر ہی پر زور ہے	شجاعت کا اسکی بڑا شور ہے
نہیں ہمسرا کی کوئی پہلو ان	یہ ہی فخر رستم بزور و توان
سناپ پیہرے یکسر چال	صحابہ سی اوس دم کیا یقال

اگر تسمی کوئی کری اس سے جنگ

یقین ہے کہ یاور ہو اور سکا خدا

علی نے پذیر کیا یہ کلام

مقابل ہوتی صفہ صفہ شکن

محمد عبد و دنی کہا اسی جوان

مگر کیا تھی صلح منظور ہے

پدر تیرا بوطالب نامدار

مجھ ہی ہی پہلی سی ایک اتحاد

علی نے کہا اسی سوارِ بوسر

بایں عقل و جرات بایں فروشان

بتوں کو سمجھتا ہی مثل خدا

تو جنت ملی اجر میں بید رنگ

طغیاب ہو وہ برین اثر و با

پیادہ ہے جنگ لیکر حسام

سزا مدارانِ یل شیر تن

پیادہ جو آیا ہی تو اب یہاں

تو بہتر نہیں صلح بھی دور ہے

بڑا میرا شفق تھا لیل و نہار

تو اب بھی نہیں تجھ سی جنگ و فساد

مسلمان ہوا ہمیں ہی تیری خیر

عجب ہے تری ذات سی اس جوان

نہیں ہے بہ نر و خرد پیر و

سمیع و بصیر و علیم و حکیم  
 کیا بات کو شہ کی اصلانہ گوش  
 مقابل ہوا اکی باز و روشو  
 بچاوت و پاکو بصدیح و گہا تہ  
 چلی ہاتھ سی او کی ہفتا و ضرب  
 پری فرق کا فر پہ تیغ خدا  
 ملا خاک میں مرد جنگی سوار  
 صد اسی ہو کا فر اندیشہ مند  
 ہوئی صد فعل حرب قتال  
 ہوئی قابل مشرکین بلکہ سب  
 پر اگندہ احوال و خستہ تمام

پرستش کے لایق ہے رب کریم  
 ہدایت سے شہ کی ہوا پر خروش  
 علم کے تیغ سر افشان بزور  
 بنو اور پئی کے لگی چلنی ہاتھ  
 پیانی تھا حملہ کنان بے اوب  
 امیر عرب بی بھی حملہ کیا  
 سرازین جدا ہو گیا ایک بار  
 ہوئی صوت تکبیر شہ کی بلند  
 دوان کر کے سپان طایر مثال  
 شجاعان اسلام ہی از عقب  
 شکستہ سر پا گستہ بجام

گزیران ہو وقتاً کا فرین

ہر ایک قوم باکد خدای حشم

گئے اپنے شہر و نکو لاچار ہو

ابو غنظلہ بھی بسوتی حرم

منظر ہوتا سرور کائنات

ہوتی ختم احراب کی داستان

زہی جرات مسلمین افرین

بصد یاس اندوہ با چشم غم

رفاقت سی سفیانکی بیزار ہو

گیا بار غم سی کئی پشت خم

لفضل خدا و اور کائنات

اب آگے ہے خدیجہ کا سار بیان

# داستان جناب خدیجہ

جناب نبی شہسوار براق

بصد کامرانی و فر ایک روز

صحابہ و انصار عالی تبار

رسول خدا ز نیلی رواق

خوشی سے تھی سب میں جلوہ فز

حضور فرستادہ کرو گار

اوب سی ووزانوشتہ تہی سب

کہ ناگاہ وحی خدائی جلیل +

نبی فی سنا جبکہ حکم خدا

مخاطب ہوتی پھر رسول نام

کہا سوی خیر بعزم غزا

سفر کار و جا کی سامان دست

گہر و نکور وان ہو کی سبب رنگ

ہو جب ستارہ سحر کا نمونہ

در شاہ پر تکے حاضر ہوئے

نبی فی پڑھی صبح کی پہر غار

ہوا مہر تابان کا رخ اشکا

زبانوں پہ جاری تہی کشتیج رب

ہوتی لکی نازل وہین جبریل

سپاس خدا پھر مہین کی ادا

بہوتی صحابہ بعد اہتمام

سفر ہیگا پی شک بحکم خدا

پی جنگ باند ہو کر تہذیب

ہیا لگی کرنے سامان جنگ

تو ہر ایک نخل گہری پہر زور و زور

نہ خدمت سی اصلا وہ قاصر ہوئے

نمایان ہوا سب پہ راز و نیاز

سنہری ہوتی سب زمین کیبا

بزرگترم ہاٹی فوج خدا	تمامی کا ہتا فرشتے گویا بچھا
روانہ ہوتی سرور محترم	مدینہ سی با فوج و طبل و علم
روان ہو کی سنرل بنرل شتاب	ہوتی ارض خیبر بین وار و جناب
نہ مخفی رہی تمپہ ای سامعین	عرب کا ہی ایک پرگنہ بالیقین
کہ خیبر ہی نام او کا بی قیل و قال	بہت ہیگا زرخیز و نامی محال
وہاں یکھم تہی بعسر و علا	یہودی رئیس اور فرمان روا
اور او سجا تہی قلعہ ہی نامی کئی	قلعہ دار او کی گرامی کئی
ہوتی جب جناب امین خدا	شرف بخش خیبر بھوج و لوا
یہودی ہوتی جا بجا قلعہ بند	مگر آپ ہر جا ہوتی فتح مند
لے چہین قلعہ بزور حسام	یہودی ہوتی خستہ کیس تمام
مقصود ایک قلعہ تہا نامی مہان	ہوتی جمع او سجا یہودی ہران



رسول موند لعون خدا	بنی الورا سرور انبیا
در دژ پہ پہونچی بعد کروفر	بفضل الہی قرین سر
عجب شان کا حصن آیا نظر	کہ شکل تہا وہاں طایر نکا گد
فصیل مروج اوسکی بختہ نام	عمارت عالی فلک حشام
بہت پہلوان کینہ جو شمشاد	خرامان تہی بخوف جان سوبو
عرض ایک خندق تہا گر حصا	پراز آب موج جیچون وار
در قلعہ تہا آہنی سرب	جسی دیکھہ حیران ہون اہن حکر
جو دیکھا بنی نے حصن شین	فرو و آتی بے باک اوسکی قرین
ہوئی خیبر یون کو ناگہم خبر	در قلعہ کو جلد سی بند کر
مہیا لڑائی کا سامان کیا	بہت فوج کو مال و زر بہی دیا
فلک پر جو خورشید تابان ہوا	قیامت کا عالم نمایان ہوا

صف آرا ہوتی فوج خیر الانام

سپہدار مر حب امیر یہود

مقابل ہوا اکی باختتم و کین

صدائی اہل نالہ نامی کو س

گنتی تا گبوش مد و آفتاب

جوانان اسلام ایمان پرست

بہر دم ہی نعرہ زان شل شیر

بہت ہوئے کشتہ وقت ستین

گنتی روز یوں ہی رہی روگیر

بہت فوج اسلام خستہ ہوئے

صحابہ سی شہنی کیا خیر خطاب

بصد شوکت و جرات و احتشام

خداوند خیر حباب و جنود

اوڑی کرو تا بام چرخ برین

غریو یلان یہود و مجوس

ہوئی تشنگی سی بہت دل کباب

کہہ ہی عشق خالق مین سرشارت

ولیر سین کرتے نہ ہی کچھ نہ وہ

کسوئی نہ لی لیک راہ گریز

جوانوں کا پہلو تھا اور نوک تیر

لڑائی سی پس ل شکستہ ہوئے

کہ ای نامداران با جاہ و آب

وہ کرار ہرگز نہ فرار ہی

بحکم خدا کل برائے و غا

بہ امداد خلاق ہر دو جہان

صدائی مہل سی ہوتی جان فگا

بہر دو سر رحمت کبریا

ہوتی رونق افروز پر پید رنگ

صف آرا ہوتی لیکلی تیغ و سپر

غلط بلکہ تا گوش کیوان و تیر

کہ حیران رہا دیکھ اور اک مہوش

جہان پہلوان حارث ناموہ

تہور کے بیشہ کا پیل و مان

ایک ایسی جوان گو کہ کرار ہی

حوالہ کرونگا مین اپنا لوا

کہ ہوگا ظفر یاب وہ پہلوان

ہوا صبح کو مہرب آب آشکا

جناب محمد رسول خدا

سہرا پر وہ سی سوی میدان جنگ

سپاہ مخالف ہی وہاں نخطیر

صد اکوس کی تاج پسخ اشیر

بہری اس قدر جاکی با صد خوش

سز نامداران صاحب جگر

غضبناک مانند شیر ثریان

اور ایک ہاتھ میں گرز خار کھنکھن

دھری تاج زرین ببالائی نوق

جلوریز آیا پتی کارزار

کہلی جا بجامثل تابندہ <sup>کتاب</sup>

کہ جاجلد نرواخی بو تراب

نکرنا ذرا دیرے باشعور

بشارت وہ شاہ موان ہوا

اوہی بس اوسیدم جناب علی

ولی آنکہہ کی دروسی دل ہلول

تو ازراہ اعجاز بی قیل و قال

بحکم خداوند رب جلیل

ز رہ اوچار آئینہ زیب تن

ز سرتاپا بجز آہن میں غرق

ولیر نہ بالائی اوہم سوار

علمہائی ز کار سرخ و سفید

کہا شہ فی سلمہ سی اوسم شتاب

اونہیں جاکی تو لا ہمارے حضور

فرستادہ وہا نشی ستابان ہوا

کہا جاکی چلتے حضور نبی

ہوئی اکی حاضر یہ پیش سول

جو ویکہا نبی فی یہ آنکہو نکاحا

زبان مبارک کو مانند میل

پہر یا جو آنکھوں میں یکبارگی	ہوتی فوج سب چشم کی ماندگی
و یا حکم شہنی کہ امی شہ سوار	پے جنگ کفار بد روزگار
شتابی روان ہوگی ہو کینہ خواہ	سراسر تو کرنا خراب و تباہ
خدائی یہ فتح عظیم و بلند	لکھی تری نام امی ارجمند
ہو شہ سی رخت جناب امیر	کہ تاہون مقابل ز فوج شریر
سلح ہوتی با فراوان طرب	سواری کو دل دل کیا طلب
ہوتی زیب افزای پشت سمند	علی ولی سرور ہوش مند
عنان تگاور کو جو لان کیا	حسام دو دم کو درخشان کیا
ولیری سی اگر حضور عدو	امام زمانہ یل نام جو
جز خون ہوتی با جلال کمال	زبان درفشانی تہا یہ قال
کہ امی قوم بد کیش آشفته سر	سر نامداران خار اجگر

کرو دین خیر الورا کو قبول

و کر نہ سرو تن پہ تیغ دوہر

سفر مقرر دئی رسول

میری تیغ ہی قہر پروردگار

کروں تپہ میں ہاتھ کو گر بلند

رہائی نہیں جز اطاعت تمہیں

ہوا پر غضب نکی عارت قبول

اوساگر زہ گاو سربے خطر

زبان سی سخنہا تی لاف غرور

روان ضرب گزر گران کے دہن

ولیکن نہ کچھ بھوی کارگر

کہ تاند عائی دلی ہو حصول

چلی گی بیک بار اب بخطر

جہالت کو چھوڑو تم ایہ الفضول

قیامت ہو وقت نیر و آشکار

کمند بلا ہو گردن میں بند

کہاں جنگ کی ہیگی طاقت تمہیں

عنان گاور کو ہاتھ نہیں تول

مقابل ہوا کی جون شیر

بہت کر کے ظاہر میل بے شعور

کہ صد می لڑ زمین آئی زمین

ہوا شدہ و منفعل خیر

ہوا گرم پیکار و جو یا تی نام

اور سی گرد و ناچرخ فیروزہ رنگ

بہت جب کیا پست کر نکالو

برابر لعین کے نگار ملا

گنتی کا ٹہنی تا بصدر و مکر

ہوتی چار حصہ جدا بند بند

ہوا ہر طرف سی عجب پہر خوش

رخ شاہ خیر ظلمت عیان

کہ گشتہ ہوا پہلوان بید رنگ

زبان سی بہت حرف ناخوش کا

منات و بہل کا ہے مجھ پر کرم

علم کر کے شمشیر الماس فام

بہم ضرب پر ضرب ہتی بید رنگ

سپہدار حادثاتی باز و رشو

ید اللہ نے تیغ و دوسر کو اوٹھا

سبک ضرب مار چھی بالائی سم

کمر سی جوا و تری تو زین و سمن

کہا شبہی اللہ اکبر بچو شش

دل خسرو وین ہوا شانمان

سناجب یہ چرت احوال جنگ

لگا کرتے نالہ بہ آہ و بکا

کہالات و عزائی کہا کر قسم

کرون قتل جا کرین اس گرد کو	ملی خاک مین وہ توجان شادو
جلوریز آیا جو شش تمام	سوتی بوا حسن پناه عرش حرام
کہا ششگین ہو کی اسی نوجوان	تری موت لاتی ہی تجکو بیان
کرون قتل تجکو تری فوج کو	ملاؤن تہ خاک سب اوج کو
بہت سحر پیشہ مین قوم قریش	ولیکن مجھی ہی ہی ہوت طیش
کیا ہی محمدؐ برپا فساد	کہہ نام اپنا دلیل ارشاد
سوا اسکی دعوائی خمیب	کہہ ہی صاف او سکی یہ فہون گ
ہر ایک دم کمری ہی بطرز دگر	نہین کچھہ اوسی اپنی جان کا خطر
کرون آج او کو تباہ خراب	ملاؤنگا بیشک بزیر تراب
جہان پہلوان حرب خیمبری	شجاع وغیور و جوان مجری
سیر نام ہیگا بزیر سپہر	لرزتا ہے مجھسی مہ تیر و مھر



سنی شاہی جب یہ گفتار سخت

بنی ہے فرستادہ کبریا

ہے انجیل میں نام فارقلیط

اطاعت کرے جو نہ اوسکی قبول

کرون زیر تیغ اب تجھی ریزہ ریزہ

کہا شہ سی مرتبے اسی پہلو

یہ پاسخ دیا شہی اسی نامراد

وڑا یاد کر دل میں ای بدسیر

نظر آیا ایک خواب حیرت فزا

سریانی پوچھا تو توئی کہا

کہ ایک شیر آیا بہت خشنماک

کہا چپ ہوا می مڑ وارزون سخت

جہانِ خواہر و با وفا

خدا کی خدائی یہ بالکل محیط

وہ بیشک ہے مروتِ ظلو م جہول

بہت تو ہوا ہیگا مرو و دینر

بتا تو نسب اپنا اور خاندان

علی نام ہی ہو نہیں ہاشم نژاد

کہ ایک روز سوتا تھا تو بخاطر

تجھی تب ہوا غرہ زن بر ملا

ابھی خواب دیکھا عجیبان گزرا

کیا بید رنگ اوسنی مچھکھلاک

ہوئے موبدان کہن کی جمع	بانند پروانہ ہاگر و شمع
یہ تعبیری خواب کی تحکوت	کہ شیر خدا ہے علیٰ النب
نکرنا کہی اوس سے جنگ و جد	کہ ہیکا وہ شیر خدا ہے احد
کریگا تجھی قتل وقت مصا	اگر تو جهان میں ہو جون کوہ قاف
وہی ہونیں امیر و ناپاک خو	تری ساتھ ہوتا ہوں جنگجو
سنا جب یہ مرتبے احوال گر	کیا نعرہ مانند ابر تگر
ہوا حملہ آور بچوش و خروش	کمان کر کے ز تابہ پناہی گوش
ہوا اس قدر سخت ناوک فلک	کہ حیران ہوا ویکہ چرخ کہن
ہوا جب کچھ تیر سے اوسکی کام	تو آیا وہین پر علم کرم
چلی اس قدر تیغ خارا شکاف	کہ سیرغ لرزان تہا کوہ قاف
ز نور فلک تابہ گاؤ زمین	ہر سان ترسان تہی اندوگین

اسد بہی چپا تہا بہ پنیہا تی چرخ	رزتا تہا میخ بالائی چرخ
کہ کیا جنگ برپا زیر فلک	تا شاکنان تہی گروہ ملک
سواران ماحین جوانان شیت	نہنگان و ریالنگان شیت
نظارہ کنان تہی یہ سب دور	جن و دیو خیل و خوش و طیو
کہ شہ فی کیا اپنی سر پر سر	جڑی تیغ و حرب فی ایک عقد
جبین مین و آئی وہ تیغ جفا	سپہ اور مغضربہ یکسر کٹا
کیا نعرہ اوس دم کہ یاکر گاہ	جلال اکیا شاہ کو ایک بار
جو گاوی پہ والا کمر راست کر	عنان سمت رعبا دم پکڑ
چلی جان دشمن ہلک عدم	ہوا بادیا بس کہ صرصر قدم
جو ماری غضب سی بزور تمام	پلار کس سرتار ک خام کام
وہ گرز گران اور تیغ و کمند	سرخ و خود و خوشن و ہاشقر سمند

بیک ضرب دو و جدا ہند کر	پری ہی بروی زمین بی و قر
زمین خوشی او کی ہوئی لایسان	نہ وہ پہلوان تہا نہ شور و فغان
پرا ایک تلاطم میان دو فوج	دوان کر کے رہوار مانند مہج
بہم ہر دو لشکر ہوئی گرم جنگ	بمیدان پہچاپے نام و ننگ
پیام اسل بزدبان سنان	روان تہا ہر ایک پرچہ آئے ان
امام امم مثل قہر خدا	جہ کی بس طرف از برای و غا
دو راکب دو مرکب دو خود و سپر	بیک طرفۃ العین آتی نظر
حسام دو دم ہر سو سائیان	کرمی تہی وہ اعجاز موسیٰ عیان
غرض جبکہ خندق پہ پہنچی علی	کیا نصب او بجا نشان بنی
اور اسپ سی مثل روح الامین	ویا چون سیاح حسن خیرین
کیا جت مانند ضرغام نہ	گذر خندق و شری مثل نظر

سمايان کيا عالم رستخيز	هوتی اس قدر تیغ خون زیر پیر
که دریا خندق هو الاله سان	حم زنگر زان هو ابی گمان
ز خون پلان و سران سپاه	گل از منی تنه زمین سیاه
کیا لغه الله اکبر بشور	تپتی تپی سپهر رستم گبور
که اسی کاش هوتی جو همراه شاه	غلامی مین سرور کی شام و پگاه
تو هوتا فزون اپنا جابه و وقا	زهی پر جلاوت پیر شهسوار
هوا جو شجاعت کانشه و جند	کیا دفعتا اپنا بازو بلند
لیا سہل اکی دست چھر او کہا	و قلعه سی آہنی وہ کیوا
کہ چالیس شخص او کو کرتی تھی باز	زہی طاقت حیدر سرفراز
کف دست مین درشال پیر	بحکم الہی هوت حملہ ور
گر زان ہو کافران شریر	پریشان هوتی کل کبیر و غیر

ہوئی غفلت افکن میان صفا	بلند الامان کی صدا ایک بار
وہ روح القدس صاحب امتیاز	فرستادہ حضرت بے نیاز
وہ روح خداوند با صد سلام	وحی لیکے آئی ہجاہ و شام
ہوئی سنکی شاوان امیر عرب	نویذ ظفر با و فور طرب

## کلام مناسب مقام

روایت لکھی ہے یہ نظم وری	یہ بازل نے درجۂ حیدری
نظر کر کے دیکھا بغور متین	بہتی تے سوئی جبریل امین
نمایاں کسل ہے زاندا ز پیش	کہ پرہا شہیرین مجروح پیش
کہا یوں سنو تم یہ حال غریب	ہوئی حال پرسان جان عجیب
کہ جاسوئی لوط بنی الہد	ہو مجھ کو یکبار حکم خدا

بازل نے فرشتہ خاں  
حیدری کا نام لکھا ہے  
عالم کے زاندا کو  
خدا بنی لکھ کر  
نور ۱۲

اوڻها پانزده شهر سوي سپهر	نمودار هو جب که تابنده مهر
اولت دی بروتی زمین اکیا	بجایا مین حکم پروردگار
ولیکن سرمونه پهنو چاقو	سحر کو هو تی سب و ده زیر زهر
هواتج یون حکم جان آفرین	بچه اپنی پر کو بروتی زمین
که آیا ہی غصه علی کو کمال	زمین پر ہی مصروف جنگ و جدال
مبا وید اللہ کی چلجائی تیغ	زمین ہو و و حصہ پر ہی دلیغ
سرافیل و میکال پی و هم و شوا	ید اللہ کی بازو کو تها مین بزوا
غرض حسب حکم خدای معین	هو تی ہر تن گرم سوئی مین
بچہ یا جناحون کو بروی خاک	شہا مینی آخر بلا خوف باک
پکڑوست و بازو و دو لون ملک	هو تی حیرت آگین زیر فلک
ید اللہ نے حرب پہ از روئی کین	لگاتی جو ایک ضرب ہو خشکین

یہ سمجھائیں کہ دم کہ چرخ اثیر	گرا مجھ پہ باناہ و کیوان و تیر
کئی تین شہر پلار یونگ	رہا دیکھ میں زور حیدر کو ننگ
بنی فی سنا جب کہ یہ جا	بجالاتی پہر سجدہ کبریا
علی ولی کو ہلا کر وہین	کہا تیری طاقت پہ صد آفرین
ہوا ختم بادل کا اسجا سخن	اب الکی سنو حال خیر شکن
بنی تے منگا کر کے سپ عقاب	رکھا پاتی صولت میان رکاب
صحابہ و انصار نیکو سیر	جلوریزہ ہمراہ خیر البشر
دقلعہ پر آئی باک و ف	علی ولی ساتھ تہی رہ سیر
جو دیکھا کہ خند حق علی علیہ السلام	گدزنا بلا پیل ہی شکل بیان
توقف کیا سبے انجہام کا	جناب علی صاحب ذوالفقار
ہوتی مائل فک کر چارہ گری	پڑا تھا جو کندہ درہ خیر بی



او بیا و دوباره هوا شود غل	که با جاکلی خندق پنهان پیل
هو می داخل قلعه ب اهل دین	خوشی می هر یک تا است قرین
بهت مال و حساب لعل و گهر	صنادیق و ریم طبقاتی زر
فرس آنجندی چو باد صبا	شتر با می بغداد و سیاب پا
غلامان گرجی بسته نظر	کنیران رومی همایون سپر
سوا اسکی اکثر شاع گران	فرام هم هوا پیش شاه جهان
کیا شنه تقسیم ببال و زر	باصحاب اختیار و الا گهر
صفیه جوتهی دخت شاه و بیو	حسینه جمیله عذیم الوجود
هو می بانو می محترم بی خطا	هو او سپید دل لطف و عطا
قرین مسرت بعد طمطراق	رسول خدا شاه جوار نطق
مدینه کو عازم هو می شاه و شاد	بعون حاد و ندر رب العباد

بواجنگ خیر کا قصہ تمام کتاب بلاغت نیا نظام

بیان بابر گشت خیر البشر بدینہ منورہ بعد فتح خیم  
و ذکر جنگ وادی القری با جنود یهود و سپاہ  
خیر الوری و کیفیت ارسال فرامین بنام سلاطین

گہر ریز ملک عطار و اثر

کہ مفتوح جب حصن خیم ہوا

بجا فوج میں شد کی طبل رحیل

ہوئی جب فحیم ہوا دی القرا

لگی چلنی تلوار و بان بخطر

غرض ایک دن تک رہی جنگ تو

یوں لکھتا ہی احوال خیر البشر

ہر ایک کا فر شوم اثر ہوا

روانہ ہوئی فوج چون بو ذیل

پہودی ہوئی مستعد پروغا

دو جانب ہو فوج ز پر و زیر

ولیکن ہوا جبکہ وقت غروب

گریزان ہوئی شہوت میں متل غفل  
 ہوا فوج کو شہ کی حاصل تمام  
 ہوئی داخل قصر بیت الشرف  
 یہود و کن کے اخراج کا پے خطا  
 نکالی گئی بادل پر زکین  
 کہ ہر سو ہوا نور و دین جلو گر  
 بستان آفاق والا نسب  
 تحیر میں اہل زمانہ ہوئے  
 کہ اسی شہر یاران عالی مقام  
 عبث عمر کو مت کرو تم تلف  
 بری از خطا و سرسر عطا

ہوئی منہم کا سران جہول  
 مویشی اسباب اہل ظلام  
 بفتح و ظفر شاہ و میہ خجف  
 ہوا حکم شرف بحکم خدا  
 تمامی یہود ان سرب زمین  
 ترقی ہوئی دین کی اس قدر  
 بحکم شہنشاہ محبوب رب  
 فرامین والا روانہ ہوئے  
 مناشیر کا تہا یہ مضمون تمام  
 کرو ترک آئین و دین سلف  
 سزا و اطاعت ہے یکتا خدا

نبی او سکائین ہوں محبت کرتین	کر و میری طاعت کہ ہو مومنین
جو نامی نبی کے حضور شہان	گنتی لیکے قاصد بصد فروشان
ہوتی فطاری ہر ایک شاہ پر	پڑا تہسکہ ایک در بحر و بر
نجاتی حبش کا تھا ایک تاجدار	ہو اسم و مومن و دیندار
مین کا بھی حاکم بصدق یقین	ہوا داخل زمرہ مسلمین
شہ روم قیصر سر قل او سکائنام	نہ نکلا وہ از دام کفر و ظلام
ولی عاجزی کی بصد التفات	ہدیہ پہنی پہچا عریضہ کی سات
سپہدار ایران حماقت قرین	نہ اسلام لایا ہوا خشک مگین
گنتی آبرو اسکی از ووسرا	معذب ہی در قعر تحت الشری

بیانِ فتنِ قاصدِ صبا خرام از پیشگاہِ خیر الانام

نزد یک حاکم بصره و شهادت آن در اثنای  
 راه از دست حاکم شهر موتا و رسیدن این  
 خبر بحضرت خیر البشر و ارسال جیش بقهر و طیش  
 بر حاکم مذکور و مقابله و نود و کیفیت شهادت و این  
 واحد و جعفر طیار و در آخر نصرت لشکر سید المرسلین  
 بر کافران بیدین بعنایت العالمین

جو انان صلاح یلان سخن  
 عجب داستان سر سبز گوشت  
 ویر سخنور نه باشد شود  
 بنام سپهر بصره ویا  
 هر یک حرف او سکاها منجر

الامی بلغان سحجان سخن  
 سنجنگ موتا بصد فکر و هوشت  
 بحکم رسول خدای صمد  
 کها ایک نامه هدایت شعار  
 روانه هوا سیکه عارث و ده خط

مثال صبا گرم رو تھا برید	بہت قطع کی اوسنی راہ شد
تہکا تہا ز بس مین مزد جلیل	ہوا جا کی موتا مین عارث نزل
شہر حیل عاکم تھا اوس شہر کا	وہ عارث کی آنی پہ واقف ہوا
اوسیدم کیا قتل عارث کو بسر	لیا چہین سب اوس کا رخت و سر
سنا قتل عارث کا حضرت علی	ہوا سنج چہرہ غضب سے کمال
اوسیدم جوانان مروان کار	روانہ کئے شاہ ستہ ہزار
کیا زید کو فوج چرکم ران	ہوا رتبہ اوس کا اثر نشان
زبان مبارک سی پیرون کہا	کہ ای سر فروشان را خدا
اگر جنگ مین زید ہو و شہید	تو جعفر کو کرنا امیر مجید
جو جعفر ہی ہو و شہید سعید	تو این رواخہ کو با صد امید
بنانا امیر سپاہ بنے	جو وہ بھی فدا ہو براہ سنی

تو حاصل ہے پر فوج کو اختیار	جس دلیں آوی گری فوجدار
ہوئی بعد ازین فوج رخصت تمام	لگی جاگی جنگل میں اونکی خیم
سنی شاہ موتانی یہ داستان	گئی سری سب او سکی ہوش تو
کہا قیصر روم کو ایک خط	سراسر دروغ و سراپا غلط
مروانگی قیصر سے با صد نیاز	ہوا قیصر روم حیرت طراز
روانہ کئے اوسنی جنگی جوان	سوئی شاہ موتا بر شہمیان
شیر چیل کا تھا برابر جو ان	بلا کر کھا اوسنی اسی مہربان
تو کر جلد تبدیل اپنا لباس	بجائی قصب پہن لے تو پلاس
ذرا جاگی تو دیکھ اب فوج میں	کہ شکرتی کا ہی کس اوج میں
سوار و پیادہ ہیں کتنے یلان	جبری ہیں وہ سب لوگ یانہ لان
خلاصہ روانہ ہوا وہ جوان	سوئی فوج پیغمبر انس جان

ہوا و اجل فوج مرو جہول	بوادى القراہتى سپاہ رسول
سران سپہ کو ہوا کشف حال	کہ جاسوس ہیکہ شیطان خصال
اوسیدم کیا سر کو اوس کی جدا	سفر کو گیا کافر بے حیا
شہر چیل نے جب سنی یہ خبر	ہوا چاک چاک اوس کا کیسر بگر
سپہ یکے میدان میں آیا ورن	تلافی ہوتی فوج میں بے گمان
بیک سمت نار و بیک سمت نور	بیک سمت نوحہ بیک سمت سور
بجا طبل و قرنا و جانب بشور	عیان ہو گیا دم میں یوم النشور
ہوتی گرم جولان سواران ترک	جوانان رومی شجاعان ترک
ولیران اسلام بہرام جوش	بہ اللہ اکبر ہوتے پر خروش
اوڑی جو سم بادیا پوشی گرد	چلی ایک ہوا ہی بہت تند و سر
غباری ہوا بر زیر فلک	تماشا لگے کرے عور و ملک



چکنی لکی برق شمشیر کی  
ہوار و دھون ہر طرف جلوہ گر  
جرمی ازل زید رستم توان  
ہوا حملہ و مثل ضیغم وہ شیر  
پس از کوشش و جنگ مروانہ  
امیر سپاہ رسول عرب  
دو بالا ہوتی آتش جنگ گرم  
ولیر آوران جعفر شر جنگ  
اخئی نبی و اخئی علی  
محیط دلیر کا کتا نہنگ  
پہر شرافت بہ خیم العلاء

ہوتی بارش سخت پہر تیر کی  
نشاں نہنگ اوہمین تہی جسم و سر  
گران کر کا بے سبک کر عنان  
عدوان بیدین ہو جانسی سپہر  
کیا سوتی حنت وہ نامی سوار  
ہوتی پہر تو جعفر رفیع المنہب  
نیکو تہی ہرامنی ہی یہ ہزم  
یل ہاشمی مرو پولا و چنگ  
جبین سے ہزاروں شرف بخیلی  
کنام شجاعت کا جنگی پلنگ  
عیان رومی نیکو سی نو خدا

سبح باللات وہ شیراز	ہوا خانہ زین مین جلوہ گر
اوہا گر زمانہ دستان سام	مقابل ہوا مثل شیر کنام
بنطق فصیح و زبان عرب	رجز خوان ہوا پہلوان عرب
کہ ہون مین جوان جبری ہاشمی	مخاطب باخ ابوالقاسمی
براوہی میر عسلی ولی	تتاخوان ہے جسکا خدا ہی علی
رجز پڑہ کی حملہ کیا ایک بار	بہت سی کئی قتل نامی سوار
ہوتی آخرش موندون باز و جلا	ز دست لعینان اہل حضا
گری اسپ جعفر نامہ	ہوئی محفل غلدہ پروردگار
سر سہروران فضل اتقیا	رسول خدا بہتر انبیا
مصلے پہنچی تہی وریا حق	کہ ناگہ ہوا رخپہ طاری قلق
لگی رونی حضرت بہت زار زار	ہوئی وروسی دلکی ہے ختیا

صحابہ نہایت پریشان ہوی	غم شہ سہی لمین ہر سان ہوی
کیا عرض ہے بعجز و ادب	کہ کس وجہ حضرت ہوی پر تعب
سب اسکا کچھ ہو پھر بیان	کہ واقف ہوں ہم ناز راز نہان
کہا شہ فی اسی معشر المسلمین	ہوا ہوں میں اس وجہ اندوہ گین
کہ موتا میں سہم ہی جنگ جہل	ز جیش محمد ز فوج ہر قہل
ہوا زید بچارہ اول شہید	براہ خداوند رب مجید
پس آنکہ ہوا جعفر تیغ زن	جوان بہادر شجاع زمین
شہید حاتم سپاہ عدو	کئے ہاتھ دو لون ملے آبرو
یہ آیا نظر مجکوا می سلمین	کہ ہوں میں سراسر الیم و حرین
ولیکن سپاس خدا بقیاس	کہ حاصل ہوا اوسکو والا اساس
رضائی خدامین ہو جو شہید	خدائی ہی کی مہربانی فرید

عوض میں دو ہاتھوں کی راہ مہر	دو بال زبرد چو تانبہ مہر
مثال ملائک ہوا وہ حبیب	ہوئی جعفر نامور کو نصیب
لڑائی کا اب قصہ ہو بیان	ہوا شوکتا حال یہ تو عیان
کہ جب گزری جعفر کنا کر کی ہاتھ	یوں لگتا ہی راوی ستورہ صفات
عیان اوستی بھی خوب جرت ہوئے	پہر بن رواحہ کی نوبت ہوئے
روانہ ہوا کہا کی نوک سنان	ولی آخرش وہ بھی سوخناں
ستاری نکل آئی اور ماہتاب	ہوا روز آخر چہا آفتاب
ہوئی مائل خورون آبِ نمان	گئے اپنے خیمو نمین بگی جوان
ہوئی زمرہ مومنین جمع سب	مثال کو اکب بہنگام شب
کیا سبے خاند کو سردار فوج	پس از فک کو ہر ترقی امج
ہوئی مطمئن مسلمان یک قلم	بنا جب کہ خالد امیر شرم

اوسے قتل ساتھ جنگی لایاں	ہوا دشت میں جاکی نہاں جان
دم صبح ہر دوسپاہ بزرگ	چو شیر زبان او چون ست گرگ
صف آرا ہوتی از رہ قہر و کین	بسان شفق ہو گئی وہ زمین
کہ اتنی میں خالہ بصد کرو فر	ہوا دامن دشت میں جلوہ گر
سپاہ بنی کی کیا شور و غل	کہ صد شکر ای داو و خبر و کل
کہ آئی مدینہ سے فوج گران	برای مدد از شہ السن و جان
امیر عرب شاہ خیر کشا	سوید بتا پدیکتا خدا
پے قتل کفار شوم جہول	وہ آئی بہمراہ فوج رسول
ہوتی گفتگویہ جو ہر سو بلند	عدو ہو گئی سنکی اندیشہ مند
ہو ارب طاری ہر ایک مردہ	ہو اسب پہ غالب ہر اس خطر
لنگی کرنے اعدا بہم گفتگو	کہ شیر خدا ہے یل نامجو

نہیں جنگ کی اور شہی طاقت ہمیں

کہ ہوں ہم ہزار شہ ہل ات

یہی ذکر کرتے تھے کفار و کون

ہوا حملہ اور چو پیل و نرم

گتی پہاگ یک دست رومی سوار

ہوئی خالد پہلوان چیر و دست

گریزان تھی چون کلبے ویدوم

ظفر یاب غازی ہوئی بے تعب

ہوئی فوج اسلام چون فتحیا

ہرنیہ کو راجع ہوئے مسلمین

حضور نبی آتی نصرت قرین

کہاں ہے یہ جرات بسالت ہمیں

پس اب جان بچا نا ہی سکھو را

کہ کیا روہ خالد و فزون

عقب او کی ہلاسیان بکھلم

چو قرار مفروز از پیش نار

سپاہ اعادہی پائی شکست

ہوئی مثل کافر کفار گم

لگی ٹوٹنے مال و سباب

شیر و نکادل ہو گیا چون کیا

فرحان خندان شاہ چین

نبی نے کہا مر جا آفرین

## فتح مکہ معظمہ

برائی خدا اب نہ سرا مجھی

سنا فتح مکہ بصوت حجاز

ہوتی عازم مکہ خیر الانام

مکمل سلج پے کارزار

باقبال و دولت بفر چشم

ہوتی وار و کعبہ پی خوف جب

ملاقات کی اونسی سفیان بی تب

کوئی خوب تدبیر محب کو بتا

عرب میں ہی میر فضیلت رہے

پلا سا قیاسام صہبیا مجھی

باکان وا تو دای دلنواز

بحکم خدائی ذوی الانتقام

سپہ پاس تہی شہ کی بارہ ہزار

ہوتی جا کی نازل قریب حرم

ابو الفضل عباس شیخ العرب

سوتی مکہ راہی ہوتی وقت شب

کھا ای ابو الفضل بھر خدا

کہ تاجان رہی اور عزت نیچے

کہا اوس کو عباسؑ نے ایحوان	ایسا علیؑ میں بھی آیا یہاں
کہ تا اہل مکہ کو ہو وی خبر	وگرنہ خرابی ہے وقتِ سحر
ہوا خوب محب کو جو تو یہاں ملا	یقین ہے کہ سب آفتوں سے بچا
تو چل اب مرا ساتھ پیش رسول	بدل کر تو دین بنے کو قبول
نہ پہ جنگ ہو گئی نہ پرخاش و کین	نبیؐ ہو گئی تجھ سے سرت قرین
وہ القصہ ہمراہ شیخ العرب	روانہ ہوا نزد محبوب رب
ہوا اکی وار و حضور رسول	ہر سان و لہ زبان بروی ملول
بہت کی سماعت ہوا کلمہ خوان	نبیؐ فی دلاسا و یا اور امان
ہوئی بانجرب کہ حضرت عمرؓ	کہ سفیان ہی پیش خیر البشر
علم کر کے جلدی سی تیغ پر آب	روانہ ہوئی جلد چون سیل آب
جو سفیانؓ نے دیکھا کہ اتنی عمرؓ	برہنہ کئے تیغ و در کف سپر



اور ہی ہوتی اوسکی ہوا بھوس	پنہ مانگی جلدیسی حضرت کی پاس
ہوتی نعرہ زن اکی حضرت عمر	کہ ای مرسل و اور و او گر
یہ ہے مرد مکارہ شوریدہ	رواکب ہے شفقت کی اسپر نظر
پرانا ہے دشمن یہ مرد کہن	کرو اسکا اب سر جدابی سخن
بنی نے کہا اب تو مسلم ہوا	نہین تیغ رانی ہے اسپر و
کرو اسپے صرف تم ہی کرم	کہ افعال سے اپنی ہی یہ نہم
یہ سنکر ہوا غصہ کیسے نما	کیا پر تو شمشیر کو و نیام
ستارہ سحر کا جو لامع ہوا	تو پہر صبح کو مہر طالع ہوا
ہوا شوق سب کا بسوی حرم	ہوتی فوج طیار با صد شرم
یہ بھیان بولا زخیر الور	مجھی کم جو ہو وہ لاؤن بجا
تبسم کیا شہ نے اور یہ کہا	کہ جاسوتی مکہ مثال صبا

مناوی ہو جا کر بصوت بلند	کہ اتنی ہین اب ہاوتی اجند
ہر ایک اپنی گہرین میا میر گہر	ویدا درم بے سلاح و سپر
سکونت سی بیٹی بلا شور و شر	امان اسکو ہی کچنہ لاوی خطر
ابو خطلہ پہر تو عازم ہوا	کہا او کو عباس نے پیہر جا
فرا دیکھ لی فوج کو غور سے	کہ ہی حبش اسلام کس طور سے
کہا اوسنی سپر ہی فیلمین تھا	کہ فوج نبی کو مین دیکھون فرا
ہو اساتہ عباس کی وہ جوان	سر راہ تھا ایک پشتہ وہان
چڑھا او سپہ بہر عاشاتی فوج	بہمراہ عباس فی مجذ اوج
بجا اتنی مین کو سن و سنیہ خم	ہوتی ہوش اعدا کی یکیت گم
رسول خداوند پروردگار	ہوتی ناقہ تیز تگ پر سوار
صفوف جنود ملا یک نظیر	بجاکم جناب بشیر و تذر

روانہ ہوتی باجلوس تمام

نختین و ان خالہ ابن لید

درفش در افشان در نشان تہی پیش

عقب او کی باندہی پر ایک ہزار

زرہ برین سب تنگ باندہی کر

پڑین سب کے گھوڑ و نیہ برگستون

سپہ اور شمشیر و تیر و کمان

سپہدار او کا بصد کرو فر

ہوا پھر گروہ دگر آتش کار

یل پر تہور ز بیر عوام

لے ساتھ اپنے وہ پانصد سوار

پس یکدگر باشکودہ و نظام

مقدم تھا سب سی بجاہ فرید

کہ سفیان ہوا و یکہ لڑو سکورش

سواران جنگی چو اسفندیار

دہرا خود فولاد بالائی سر

قوی سب کے سب ایکس جوان

ہر ایک اپنی موقع پہ زیب یلان

روانہ تھا ہمراہ چون شیر زر

سہرا پادرفش او کا تہا زنگار

سوار فرس صفدر نیک نام

ہر ایک مثل گر شاہ علی قمار

گیارہ سی باشکوه تمام

کیا تیرے جوق نے پہر گزر

جہان دیدہ بوزرباہ و قاف

سرون پر ہر خیمہ و درین

کمرین لگی تیغ آتش نشان

سپر پشت پر اور زین پر کمند

گئے مثل بجلے نظر سے گزر

ہوا پہر بنی کعب کا جو ورود

دورایت میں دیسا راونکی ست

بزرگ شمشیر صف باشکوه

سوار فرس پانصد ہلو ان

تعجب سے سفیان ہوا خستہ کام

منور تھا ہر شخص رشکِ قمر

روان او کی ہمراہ سے ضد نہرا

غضب و واہر وہ واضح گرہ

کف دست میں نیزہ جانِ تان

ستے ران ہر ایک کی صباوشمند

وہ جنگی جوانان میخِ فر

جلا ویکہ ہکراون کو قلبِ حمود

ہر ایک مرد او ہمیں تہوہر صفات

بدل ہچو رستم بہ تمکین چوکوہ

چو امواج دریائی رو تین روان

یلان مرنہ ہوتی پھر عیان

چو گو در و بہرام و گر گین و بوس

جوانان زرین قبا یک ہزار

ستہ پر کالہ رایت روان پیش پیش

گنتی سامنی سی چو تیر روان

پہرانی نظر ایک فوج عظیم

سپاہ چہینہ کی ستہ صد سوا

بزرگ قبیلہ روان پیش صف

لواا و سکی ہمہ تمامی کی چار

گنتی وہ ہی جب ہانسی بکیر خان

امیر سرافراز براوسیان

جوانان گلفام قارن تھان

چو میلاد و پرویز و چون شکبوس

بہمراہ سردار خود با وقار

قرینہ سی راہی وہ پاکیزہ کیش

ہوتی چشم سفیان دم مینان

خرامان روان شل باونیم

دلیران گردن کش و نامدار

سوار فرس تیغ بران کف

درفش کیانی ہو چہ نثار

ہوا پر تو سعد عبادہ عیان

ز انصار خاص سول زمان

فرمانہ نامہ نصرت و نصرت

سراپائی این چو تیر خدنگ  
 سواران شاکسته کا زار  
 طلانی تہی گہور ونہ ساز ویراق  
 مقدم روان بیت مطبل و بوق  
 غرض حبلہ افواج خیر البشر  
 کہ ہی شرح او سکی عریض و طویل  
 گئی پیش سفیان ہی سو حرم  
 ہوا پھر زمین و فلک نور باش  
 رسول خدا فخر کل انبیا  
 روان ناقہ نور پر شا و کام  
 لو اور پید حسد رنامو

بیلائی زین چین ملا ورننگ  
 روان او سکی ہمراہ تہی تہ ہزار  
 ہر ایک شخص آمادہ بہر سیاق  
 باقبال راہی یلان جوق جوق  
 بہ تمکین و شوکت با جلال و فر  
 سبومین کب آتا ہی دریا نیل  
 ہوئی چشم سفیان نہ دست نم  
 بہر سو یہ غل تھا کہ ہاں و وراثت  
 میان صحابہ چو شمس الضحیٰ  
 ملائک قد مبوس با احترام  
 روانہ جلو میں قضا و قد

لگا کہنی سفیان ہو شرم کین	جو آیا نظر مرکب شاہدین
بہت مینے دیکھی ہیں شاہنشاہان	کہ عباس سے مشفق و مہربان
سپاہ طفر موج رونہ	سواری خاقان چین و ختن
سوا اسکی قیصر کی فوج و نشان	سواری رایان ہندوستان
قتون عجم پیش نوشیروان	عرب کی قبا تل شہامت کان
محمد ہی سب قوی بادشاہ	ولیکن یہ دیکھا نہیں رعب جاہ
نہ بک اس طرح تو ہی مرفضول	کہا او کو عباس نے اجمی ہول
منقش تری لپہ شداد ہے	یہ نشان و شکوہ خدا داد ہے
کمال خدا کو نہیں ہے زوال	یہ پیغمبری کا ہی جاہ و جلال
یہ ہے و بد بہ از رؤف الرحیم	قیاس اس طرح کا ہی اثم عظیم
کہا سب سی مکہ میں یک دست حال	کیا پھر تو سفیان چو باد شمال

طو ایک مکان ہی قریب حرم	وہاں جا کی پہنچی شہ جم خدم
ہوا اہل شکر کو یہ حکم عام	کہ تا ہونہ رہ میں بہت اثر وہاں
کہ تم چند رہ سی بلا چٹپٹش	سوئی کعبہ راہی ہوا بے غلطش
خلاصہ سہ واوی فوج نبتے	روانہ ہوئی باو فور خوشے
سہیل جواہر واو اور عکرمہ	بصد ولولہ اور بصد ہمہ
بہمراہ جہاں شوم عنید	ہوئی حملہ و ربر سپاہ ولید
دو مسلم ہوئی قتل وہاں بی سب	ہوا پھر تو خال بہت پر غضب
ہوا اہل مکہ سے گرم نہر	کئی مہینے اونسوی وہاں قتل مر
ہوا شہ کو معلوم جو حال جنگ	روانہ کئی لوگ تب بید رنگ
کہ تاجنگ موقوف ہو پگیان	ہوئی لوگ حامل میان یلان
ہوا رفع قصہ غرض اوس گہری	سوئی مکہ فوج ہمیں بڑھی



خدا کی ہو جسطرح رحمت نزول

ہوتی جاگی وار و حرم میں رسول

بتوں کو گرایا زبالائی بام

کیا شاہ فی طوف بیت احکام

دلون سی ہوتی محویا و صنم

ہوتی مسلمین کنان حرم

ہوا فتح مکہ کا قصہ تمام

پلا سا قیاب کو شر کا جام

## بیان غزوہ حنین

غضبناک کفار بے حد ہوی

چوسر بنو خزیمہ محمد ہوی

یلان بنی نصر و آل ہشیم

تقیف و ہوازن و دو قوم عظیم

باقبال و اجلال و مال فخیم

کہ تھی ملک طائف میں کیسیریم

بہ تیغ و کمند و کمان و خدنگ

بنی سہمیہ مستعد بہر جنگ

قبائل مطیع او سکی یکدل تمام

امیر کبیر او نکا مالک بنام

هوا از ره چهل و هشت خن

فرایم کتی اوسنی عده سوار

سرافراز اوین بجا و توان

چار رنگ اکوان و عفریتها

سوتی کعبه عازم هوا با سپاه

بحکم خدا سرور دو جهان

روانه هوتی شهنشبت اعلیق

شمار سواران تنها سوله هزار

حنین ایک مادی هی وشت اثر

سپیکه مالک تها پنهان

گرافتا مثل خیل جراد

جناب پیمبر سے پیکار جو

چو کردان مازندران سی هزار

مغز ابو جردل پہلوان

غلط بلکہ جرات میں اونسوا

یل بد گہر مالک روسپاہ

پی حرب بال شکر بیکران

ہوتی اہل مکہ ہی یکسر رفیق

ہر ایک پہلوان ہر ایک نیزہ

زمین پر کر پوہ ہی وہاں نشتر

جو پیونچی بیک دفعہ اسلامیان

گر نیران ہو تہ جملہ اہل جہاد

رہی ایستادہ بدشت نبر	نبی سرفراز باہشت مرد
عزیزان پیغمبر انس و جان	کہ تھے آل ہاشم سہ پہلو ان
علی بنی کیا عرض یون بید رنگ	نبی نے کیا اوس گہری عزیم جنگ
نہو عازم حرب اہل حنبا	کہ امی مرسل داور دوسرا
نظارہ کرین آپ با صد جلال	علی بیگا حاضر براتی جلال
قیامت کا عالم کروں آشکار	کہ کس طرح لڑتا ہوں مروانہ و آ
تو پہر آپ مختار ہین بید رنگ	و گر مر گیا میں بیدان جنگ
کہ بہتر ہے تو جنگ کر اب انا	و عادی پیغمبر نے اور یہ کہا
قرب آیا بوجہ ربے حیا	ہوی یورش اتنی میں شہیرا
ہوئی دو لال طفلہ آشکار	علم کی غصنف نے تب ذوالفقار
پڑا زلزلہ ایک در غریب شوق	تہران ہوا گرم گلگون جو برق

لگی تیغ چلنی میان دو میل	یکے باحت دا تو یکے باہیل
پڑی نوو الفقار امام البشر	بفرق ابو جبر دل بد گہر
ہوا دور تن سے سزا بکا	اوا شہ نے تکبیر کی ایک بار
لعینان بدوین ہو نیم جان	رسول خدا ہو گئی شاوان
صحابہ کو عباس نے دی ندا	کہ اسی دوستان نبی الہدا
برا عیب ہے نزد نام آوران	گر نیران نہو جنگ سی امی یلان
بنی ہبلی تنہا کھڑی بے خطر	علی محو پیکار چون شیر زر
ہو تم ہی تو سب یاو مصطفیٰ	رکاب سعادت سی مت ہو چدا
پہری سنکر آواز یکصد سوار	ولی سخت از فعل خود شہسار
علی نے کیا تیز تو سن چون با	پس پشت صد رکب شیر زاد
غضب میں تھے شاہ ولایت پناہ	کیا دم میں فوج لعین کو تباہ

ہواؤست میں جلد خون روان	زیرانی تیغ مسیزمان
کمند و سنان گرز و تیغ و تبر	پیام اجل کے ہوئی نامہ بر
ز بس تیر ہی مثل طاہر و ان	نہستان ہواہرین پہلو ان
گریزان ہو آخرش شت کین	منظر ہوتی سر و مہنین
مگر مسلمین تعاقب کیا	لیا چہین جو مال و سامان ملا
فراری ہو جہتی بادل و دروند	ہوتی شہر طائف میں پہر قلعہ بند
لیا گہیر شہابی وہ قلعہ تمام	ہوتی آخرش عاجز و خستہ کام
کیا سبے ناچار ایمان قبول	ہوتی مسلمین وہ ظلم و جہول
باقبال و شکست شہر بے نظیر	پہر سو کعبہ بھوج کشمیر
ہوتی وہاںسی سو مدینہ روان	چو مہر و خشنہ بلعروشان
پڑ بارہ میں خطبہ بحکم غدیر	حضور تمامی صغیر و کبیر

پس از طی وادی و در و دراز مدینه بین آنی شه سرفراز

# خاتمه شهرنشاها نا

سنوای عزیزان صاحب کا نه مخفی است تپه به باجرا

که احوال پیغمبر نامور فزون از اندازه هر بشر

تراستی من غزوی کتب بین قم ز دست دبیران جا و قلم

و لیکن به نه جنگ بین عظیم جوینی لکهای بیان بوجه سلیم

هے کافی پی ناظرین به کلام سخن گایهان سی ہی اب ختم

و نقشه بین به داستان جلیل هوئی ختم از عون رب جلیل

جود ماه و و نقشه لبالب ز نور هر ایک شعر اسکا ہی خشنده

نهینه محرم کاسه شوکتا هر ایک سمت ہی شور و حسرتا

جہان نوحہ خوان ہی باہ و بکا	بیاد و شہیدان کرب و بلا
سناتو ہی مضمون اندوناک	گریبان و دامن ہوتا چاک چاک
لکھاب رحلت مصطفیٰ کا بیان	بیانا ہوتا تم کون و مکان
جو عمر گرامی کی شصت و سیال	ہوئی ختم دنیا میں با صد جلال
خداوند عالم نے چاہا وصال	ز محبوب مسعود فرخند فال
ہوئی شاہ آمادہ بہر سفر	کرین تاجہان بستان کد
بظاہر ہو پہر پیہر علیل	کیا شبہ نے دنیا سی عزم جیل
رہی بارہ دن تک مریض و سقیم	صحابہ ہی اندوہ سی دل و نیم
پس انگاہ روح نبی الورا	اگتی عرش اعظم پہ نر و خدا
لکھون اگی کیا حال خوش و تبار	کہ کس طرح تھی غم سے زار و زار
عزیز و نکام ام صحابہ کا نسیم	کہان ایہ طاقت کہ ہو وہی قم

الہی توہی ارحم الراحمین

گناہوں کو کر عفو میسر تمام

میری دلسی اندوہ دنیا ہو دو

یہ ہے آرزو میسر لیل و نہار

کرون عمر بہرین بعزت بسر

بحق شہنشاہ خیر البشر

شفیق و کرم گستر و مہربان

سخندان سخن سنج مرو جہ

زبان اور تازی و پارسی

تخلص ہے رفعت سخن ارجمند

شہنشاہ نامہ ہو احب تمام

طیفیل جناب رسول امین

ہنوں تاسیہ و برور قیام

مبدل ہو غم بانٹا طوس و سرور

ہنوں ملتجی پیش ہر نابکار

تری یاد ہو مجھ کو شام و سحر

عقوبت سی عقبی کی آزاد کر

ابو الفضل عباس روشن روان

میسر بہین وہ اوستا و لایب فیہ

ہی ارور زبان افونکی چون آہ

طبیعت رسا فکر و معنی بلند

سنا کر کے میننی کیا یہ کلام



ضیاء قمریکے از آفتاب

مناسب اصلاح اسکی جناب

یہ فرمایا مجھسی بہت خوب ہے

خدا کی قسم جملہ مرغوب ہے

سراسر ہی شیریں تمہارا کلام

بہت خوب ہے نظم کا انتظام

ہوتی شاو خاطر ز بس اوس گہری

بدیہہ یہ تاریخ موزون پڑی

چہ خوش گفت سدا شیریں بیان

شہنشاہ نامہ بار و زبان

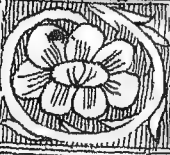
بود تا قیام جہان کہن

ز شوکت بود یاد گار این سخن

بجتم چہ تاریخ از کردگار

ندار و خرد دفتر تا بدگار

تاریخ از کلام میسر از منش فرخندہ روش ابوالقاسم



نوجوان سپر کلان نعت خندان



ہیگی بہت خوب یہ ہوا سند نظم

ایک زبان کہتی ہیں ب اہل عقل

روح فرما نظم ہے تاریخ ختم

عش سے تافرش یہ ہے غفلہ

تایخ از کلام نونهال بستان سخن عزیز القه  
ابو الحسن سپهر و رفت سخن سلسله الناس

شهنشاه نامه هی شوکت کا خوب	هر یک شعر مانند یا قوت
بخت خوب تایخ ای دوستو	سنو مجوسی شمشیر لاهوت

تایخ از کلام نقاد و خاندان البیت سید میر علی صاحب کیت

شهنشاه نامه چو شوکت توت	بشاسته عنوان و وجه سلیم
دو تایخ زیبا بخاطر رسید	بفضل خداوند رب کریم
یک چهارم تراز تایخ او	و اگر بشنوی دوست عیب عظیم

خاتمه مشتمل بر احوال شوکت صاحب کمال

جناب شوکت مآب عالی خطاب میان یار محمد خان صاحب بہادر طلف

الصدق میان فوجدار محمد خان صاحب بہادر حبت آرامگاہ بن نواب

غوث محمد خان صاحب بہادر بن نواب حیات محمد خان صاحب بہادر بن

سروار دوست محمد خان صاحب بہادر میرزا سی خیل کہ احوال خجستہ مال

ان سروار و نکاتاج الاقبال تانیچ بہوپال میں جناب عالیہ قدس

فیض سان نواب شاہجہان بیگم صاحبہ والیہ بہوپال المتخلص

شیرین دام اقبال ہائے بآئین بہین تحریر فرمایا ہے

عنایت الہی سے مجمع فنون و مطلع علوم میں بتاریخ ۱۷۰۶-۱۷۰۷

صفر ۱۲۹۸ء پیدا ہوئے کمال ناز و نعمت پرورش پائی

مولوی سید محمد عبد اللہ صاحب متوطن قصبہ خوش آب و ہوا شاگرد

مفتی شرف الدین صاحب مرحوم رامپوری اور منشی احمد علی صاحب مرحوم

خلف ملا اسماعیل صاحب متوطن شہر سر فوج ان دو نون صاحبان  
 ذی علم سے کتب درسیہ عربی فارسی پڑھ کر صاحب استعداد  
 ہوئی میر اکبر علیخان صاحب خلف میر بابرخان صاحب  
 بنیرہ میر حیدر خان غازی دہلوی سے آداب مجلس و فن  
 طبابت و آئین سیف بازی کو حاصل کیا سکندر محمد خان  
 صاحب شہسوار سی قاعدہ سواری اسپ کو جیسا چاہتی سیکھا  
 صحبت اطباء و علماء و شعرا و سپاہیان کامل فن سی ماہر علم  
 و فن ہوئے جو دو بخشش سے سیکڑوں آدمیوں کو ممنون جہان  
 فرمایا ہر کاب خلد نشین نواب سکندر بیگم صاحبہ جو بتقریب  
 ملاقات لارڈ صاحب بہادر کو تشریف لیگتی تھیں بطریق سیر و  
 شاہ جہان آباد ہوئے جناب نجم الدولہ و میر الملک مرزا اللہ خان

صاحب بہادر المتخلص غالب دہلوی سے ملاقات کی اور او کی  
 شاکر و ہوتے شوکت تخلص خسر و شعرائی ہند سے پایا مزا  
 صاحب فی جناب مدوح سے کہا کہ آپ میرے شاکر و ہوتے  
 اگر خیر سے یہاں رہنی کا اتفاق ہوتا تو فن شاعری میں آپ کو  
 مہارت کلی حاصل ہو جاتی مگر قیام ممکن نہیں ہو پال میں مولانا  
 محمد عباس رفعت شروانی میرے دوست مرد فاضل  
 ادیب کامل موجود ہیں فارسی زبان او کی نہایت فصیح اہل زبان  
 سے ملتی ہے بارہا اپنا کلام میرے پاس پہنچ کر مولانا کی مجلسی  
 اصلاح ہی لی ہے اوں بہتر و دوسرا شخص مجھی وہاں نظر نہیں آتا  
 آپ کو میں اجازت دیتا ہوں کہ آپ انسی اصلاح اپنی کلام  
 میں لیکر میرے پاس پہنچا کر میں جناب موصوف فی ارشاد و غالب

عمل کیا۔ رسالہ گلدستہ نرگس اور چند غزل جناب غالب  
 کے پاس اصلاح کو پہنچیں اور اصلاح لی بعد انتقال غالب  
 علیہ الرحمۃ جو نظم و شریعت جناب عالی نے لکھیں اکثر  
 مولانا رفعت کو دکھا کر شہر کیں۔ تذکرہ فرخ بخش - انشا  
 نور چشم - مفتحوں شوکت - قرابادین شوکتی - بارنامہ  
 فیل نامہ - فرش نامہ - مراسلات شوکت - چارباغ شوکت  
 دیوان شوکت - شہنشاہ نامہ - تصنیفات جناب ممدوح سے  
 زمانہ میں یادگار ہیں اللہ تعالیٰ انکو صدوسی سال بحیثیت و قبال  
 سلامت رکھی شہنشاہ نامہ تعریف میں متغنی ہے مشک است  
 کہ خود بوید نہ کہ عطارد گوید یقین ہے کہ خاص و عام اسکو  
 از بر یاد کریں گے اور جو دیکھی یا سنی گا آفرین آفرین کہیں کا فقط

## تقریظ و قطعات تاریخ کتاب مستطاب

حمد وافرہ اوس نامحکم حقیقی کے سزاوارہی حسنی بیت دنیا کو  
 تقطیع موزونیت سے مزین فرمایا اور سخن کو ہماری خاطر اور ہمو  
 سخن فہمی کی خاطر پیدا کیا جل جلالہ وسم احسانہ آفریدگا  
 سخن کا بلوہ نئی نئی صورت جدا جدا طلعت و پیکر میں ہر جگہ  
 ظہور پاتا ہے صانع مطلق و برحق کی صنعتوں کا کرشمہ قدرت  
 انواع انواع رنگ سے شجر و حجر جن و انس ہر کہیں نظر آتا ہے  
 اگر نطق کو صورت و لغزیب بنا کر پردہ شہود میں نہ چھپاتا تو اوسی  
 دیکھ کر کون ہوش میں رہتا الحق یہ اوسی کی حکمت کے نمونے ہیں  
 صانع حقیقی کے صنعت کے کرشمے ہیں اور نعت تمسکاثرہ  
 اوس محبوب کبریا شہنشاہ ہر دوسرا کے زیبا ہی جسکی خاطر

ظہور سجدہ ہزار عالم فرمایا وہ مرسل برحق معظم و مکرم مفخم  
 و محترم سب سے برتر اور بہتر ہے اس کی صفت میں زبان  
 خامہ دو زبان قلم ہے اور نطق فصحا بکم شکر ہی ہو گا  
 او العزم رحمۃ للعالمین اتم النبیین کی امت کیا جس کی  
 شان لوگ لما خلقت الافلاک ہی اور منقبت آل اطہر  
 و محمدرت اصحاب کبار رضی اللہ عنہم و رضو عنہ اس درجہ  
 متجاوز ہے کہ جس کا بیان حد بیان سے زیادہ بلکہ حد سے بچہ  
 و بی اندازہ ہے صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ جمعین  
 اما بعد خاکسار ذرہ بمقدار امیدوار شفاعت حضرت  
 رسول الثقلین محمد حسین نہبان نگار قمر طاس دیدہ پس کنڈی  
 دار الریاست مصطفیٰ آباد عرف رامپور مشتاقان عظیم الشان  
 و سخنوران رفیع المکان و شاعران شیرین بیان ناظران  
 فصیح اللسان کو مبارکباد دیتا ہوں اور مژدہ طرب ریز اور



تو بخت انگیز سنا تا می که ایک معشوق و نصیب خوش انداز  
 محبوب و پسند طر حدار نمی و هیچ بانگی ادا یا دو کار خا نواده سخن کا  
 روشن چیراغ دو دمان فن کا مطیع و بد به سکن ری سی هزار  
 هزار ناز و انداز بسلوه فرامی انجمن سخنوران هوتا  
 یعنی ایک تازه کتاب بمثل و لا جواب گرمی بازار خوش مقالی  
 رنگینی باغ نازک خیالی آنیس شب تنهایی مونس روز  
 جدائی اعمی نظم فصاحت نظام کلام بلاغت انضمام  
 خزینہ سلاست گنجینه متانت نتیجہ طبع تنومند  
 شوخی طبع ارجمند جناب مستطاب آفتاب چودقبد سجا  
 مہتاب بخشش و عطیہ ۱۹ جسلوه طراز فتح و ظفر ۳۵  
 قباب منظر مرجع فیض و نکوئی ۱۲ منبع مهر و وفا و نیکوئی ۱۱  
 بلال رکاب نور چشم ۱۲ مهر سپر آستان قبلہ کرام ۱۱  
 انجم شکوہ دوی الاقدار ۱۸ شریف پرور نکوکار گل زیبا ۱۲

قوت و قدرت <sup>۱۲</sup> افتاب انوار دولت و شمت <sup>۱۹</sup> قطب عالم <sup>۹۵</sup>  
 مرجع انام مطلع ابهت و اجلال <sup>۱۲</sup> جلوہ گاہ نور آئینہ مقصود <sup>۹۵</sup>  
 بوستان اقبال <sup>۱۲</sup> سرمایہ نوال کمالات نشان <sup>۹۵</sup>  
 عالم آرای فضل و کمال منبع الطاف معین جهان <sup>۱۸</sup>  
 عالمناقب صاحب خلق عمیم <sup>۹۵</sup> نوپادہ بوستان دانش <sup>۱۲</sup>  
 عقیل و فہیم <sup>۱۲</sup> جمشید شوکت سہراب منزلت <sup>۱۸</sup>  
 سلیمان جہاہ قبلہ جلال حاتم ہمت نامہ دنواز <sup>۹۵</sup>  
 حضور کریم گنجور جلوہ بہار معدن عطا جناب <sup>۱۲</sup>  
 نواب یار محمد خان صاحب بہادر <sup>۱۸</sup> امیر کبیر <sup>۹۵</sup>  
 رئیس نوجوان دارالاقبال بہوپال <sup>۱۲</sup> ننگ جاہ تخلص شوکت <sup>۱۹</sup>  
 ادا ام الدہشتہم و اقبالہم الی لمعات انوارہ <sup>۱۹</sup> <sup>۳۵</sup> <sup>سطح</sup>  
 انطباع کی عنایت فرمای مطبع حسنی دارالریاست  
 مصطفی آباد عرف رامپور میں زیور طبع سی آراستہ اور علہ

انطباع سے پراسا ہو کر جلوہ افروز عالم ہوئی کتاب ممتنع الجواب  
 کی صفت کیا بیان ہو اول تو عاصی یحیدان ثانیاً کج مع بیان  
 نہ ناتہمین طاقت تحریر کی نہ زبان میں قدرت تقریر کی استعداد  
 گو نہ اشنای نہیں سخن گوئی سے مہارت و شناسائی نہیں  
 دل کہتا ہی نظم علی کی عظمت غور کر اور اپنی لیاقت دیکھ چپ رہ  
 شوق کہتا ہی کچھ لکھ اور سعادت داریں چار ناچار زبان کہوتا  
 ہوں چپ و فخری بے معنی زبان قلم و قلم زبان پر لاتا ہوں  
 نہ انشا چست نہ املا درست ہی مگر سخن دانوں نکتہ فہموں کے  
 سلم و الطاق اب یہی کہ مور و طعن و عیب گوی نکتہ چینی سے  
 باز رکھیں گے کہ عیب پوشی پیش ستار العیوب افضل ترین  
 افعال ہے مصنف کتاب حضرت شوکت کے کمالات صوری و معنوی خدا  
 داد گیا کہنا ہی خاص کر اس کتاب کی توصیف اور مصنف بلند چشم  
 ناظم عالمناقب ناظم جلوہ موج طرب ناظم معدن علم

ناظم مراد جهان کی مہج سرائی چھوٹا مونہہ بڑی بات ہے  
 مگر چن فقری ارباب سخن و صاحبان مذاق کے نذر کرتا ہوں  
 کہ حضرت شوکت سخنور عالم مقام ہیں سخن دان شیریں  
 کلام ہیں پیشواۓ اصحاب تصنیف مقت رائی ارباب تالیف  
 بلبل بوستان خوش بیانی شمع افروز انجمن زبان دانی گوہر  
 و ج بلاغت قہر برج فصاحت نازک خیال شیریں مقال ہیں  
 زاید ازین مبالغہ ہی مختصر یہ کہ بسم تحریر ہیں جان تقریر ہیں  
 طبقہ فصیحی اعرب و فارس میں ہرگزیدہ و سرگروہ اور گروہ  
 بلغای اردو میں اعظم و اکرم صاحب شکوہ ہیں روزمرہ میں  
 بے بدل محاورہ دانی میں ہمیشہ اصناف سخن پر قادر  
 رموز نکات سی ماہر یون تو عموماً گیارہ جلد کتاب تصنیف شوکت  
 گلدستہ نرگس تذکرہ فرح بخش انشائی نور چشم ہفت خوان شوکت  
 قرا بادین شوکتی باز نامہ فیل نامہ فرس نامہ مراسلا شوکت

چار باغ شوکت دیوان شوکت کی نظم و نثر لاثانی ہے  
 اور ہر صفحہ ایک ایک کتاب کا مرقع بہزاد و مانی ہی مگر بارہویں  
 کتاب شہنشاہ نامہ کی نظم کا کیا ذکر ہے یہ تو درۃ التاج فکر  
 مضامین و لکشیں ۹۵ شباب نظم ہی جسکا ہر مصرعہ رشک  
 ریختہ زلف محبوبان ہی اور ہر بیت غیرت ابروی خوبان ہی  
 ہر مضمون شگفتہ بہار ہر ترکیب قیامت زار روانی طبع  
 مثل دریای گوہر خیز شوخی فکر فتنہ بیای قیامت انگیز  
 اگر کنایہ شیرین ہیں تو استعارہ نکین ہیں بیناد کہتی ہیں  
 و اناجاتی ہیں اہل انصاف ماتی ہیں سخن دان پہچانتی ہیں  
 و کہنیکے تو سخن فہم واد دینگے نا فہم خاموش رہینگے  
 تشبیہیں لطف آمیز بندشیں دل آویز زبان کی نرمی  
 طبیعت کی گرمی مضامین کی چستی خیالات کی درستی  
 نشست الفاظ واہ واہ سبحان اللہ معانی الفاظ پیش پای

افتادہ اشارہ زبان اردو دلی لکھنؤ کا روزمرہ صاف  
 صاف مزکی بول چال ہے جس کے وصف اور اسلوبی نظم  
 میں زبان ناطقہ لال سے عروس فکر ہر محل پر نیا جو بن دکھا  
 رہی ہی ہر بات ہر فقسری میں نیا انداز ہر انداز میں دل لہبات  
 ہی معنی کی صورت میں طبع روانہ دریا بہادی ہیں  
 حق تو یہ ہے کہ شعر شاعر کے جلو ہی دکھا دی ہیں  
 مستفہ عن التوصیف تمامی گفتار ہی ظہور قدرت  
 کردگار ہی نام نامی کتاب مستطاب نے شہنشاہ نامہ پایا ہی  
 جس کے باعث ظہور نظم نظر آیا ہی ۵ زمین سحرش تک یہ  
 غلغلہ ہے کہ اسمین نصرت خیر الورا کلام پاک ہی کام دہا  
 پاک زبان پاک اور بیان پاک اور سخن پاک اہل  
 اسلام پڑھ کر خوشی منائیں گے بدین رب اسلام کا پیگے ۵ نہ کیونکر  
 دہوم ہو ایسی سخن کی یہ ہی روح روان ہر انجمن کی

وہ ہر لفظ میں رنگین ادا ہی \* ارم بھی عند لیب دعا ہی  
 الحق کلام شوکت رشک افزای کلیم سے نعیم کو شری صبا ہی نعیم ہی  
 نہ بیان الشعر اربیتہم الفساؤن کا مذکور ہے نہ فی کل واوہیمون  
 کا مضمون نہ انہم یقولون مالا یفعلون کا افسون یہاں تو اور ہی  
 ذکر پاک ہے شاعری نہیں وصف و محبت شاہ لولاک ہی  
 نہ لاف و کراف کا رونما آئینہ ہے نہ تقلی آمیز مبالغہ شاعیر کا  
 مدینہ ہی عاصی اگرچہ فن شاعر سی بیگانہ ہی مگر شاہ سخن پر  
 جان دیتا ہے بلا تصنع یہ بات کہتا ہے کہ خدا یا سر دی تو ہی  
 سوداؤ کہ محبت رسول اکرم محبوب شہنشاہ دو عالم میں محور ہے موق  
 حقیقہ ایسی نصیب دی کہ عشق حبیب میں سرشار رہی۔ کتاب  
 مستطاب میں تشریح احوال محاربات کارزار و غزوات غازیان  
 و نیندار و بربادی کفار ان ناہنجار و نصرت و فیروزی اسلام  
 و اشتہار اعلام دین سرور خیر الانام و معرکہ آرائی جنگہا سے

تذکرہ احمد و مصطلق و احزاب و خیمہ و دادی القرا و

موت و فتح مکہ و حنین کو غایت اختصار و نہایت اسلوب حضرت

شوکت نے نظم کیا ہے گویا بج نغار کو کوزہ میں بند فرمایا ہے

کہ زبان ناظرین و سامعین پر بسیا ختم حرب اصل علی اتاہی اگر شا

نظم پر غور کر کے منظوم مطہرہ کہو تو زیبا ہے اگر شوکت کلام پر

نظر کر کے سرمہ نظم لکھا جاوے تو شایان ہے شہ نظم کہنا

بجا ہے نظم واجب الاکرام پڑھنا روا ہے نظم گوہر بحر ولایت

نظم اولین بہار ادنی خطاب ہے او گلزار خوش بقا

و نظم بہار شرف و فروغ واد کمتر نقاب ہے اسمین جو

مضامین ہیں وہ اثبات کامل وہ روایات صحیحہ سے مستند ہیں

الحق یہ کتاب لاجواب نظم نازک خاطر ہے اور فتوح

گلشن عرفان ہے مختصر اس جبریدہ خوش مقامی و

گلستہ نازک خیالی نے مطبع و بدہ پکن در می میں جب حکم



مصنف والاہشم جلوه الطباع پایا کسوت الطباع سے مشرف  
 ہو کر خلعت اختتام پایا اب خداوند عالم سے دعا ہی کہ کلام مقبول  
 سید انام ہو طالبان سخن شاد و مسرت بخش طبایع خاص  
 عام ہو امین بجزرت النبی والہ الامجاد **قطعہ تاریخ**

چونشہنشاہ نامہ سرکار ذیجاہ و شہم	کرد تصنیف لطیف از خوبی با احترام
محرمت فرمود بہر طبع آن در رامپور	یعنی آن نواب عالی منزلت و الامقام
کرد و تاریخ عاصی فصیحی ہجری رقم	چشمہ فیض الہی مرجع فیض انام

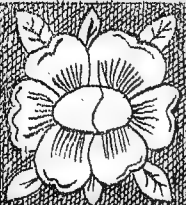
**تاریخہای انطباع کتاب شہنشاہ نامہ از نتائج**  
**افکار جناب اقا حسن صبا تخلص نامی بالکنو**

نظم و تشریل میں مبتلا طرح سی سنین مختلف یعنی ہجری و فصلی سمت و عیسوی  
 برآمد ہوتی ہیں شرکاء فقرہ تاریخ ہی جملہ تاریخین میں اور مطلع پیشانی کا ہر  
 مصرع تاریخ ہی مصرع اول میں ۱۷۹۵ اور مصرع ثانی میں ۱۷۹۶ ہی اور نظم

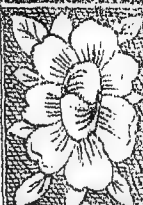
زیرین میں چہ تار یخیں ہیں اگر اعداد حروف اول و آخر مصاریع  
 اول ایک جسا کئے جاوین تو شہ اظاہر ہوتا ہے اور اع  
 حرف اول مصرعہ اول و آخر مصرعہ ثانی سے یہی ہی سن نکلتا  
 اور اگر اع راو حروف اول و آخر مصاریع ثانی جمع کیے جائیں  
 سم ۱۹ پیدا ہوتا ہے اور اع راو حروف اول مصرعہ آخر اور  
 اور آخر مصرعہ اول سے یہی سمبت اور اخیر کی بیت مصرعہ او  
 شہ افصا اور مصرعہ آخر سے شہ ہجری حاصل ہوتا ہے

## تاریخ عجیب و ابداع غریب

تاریخ طبع کتاب سو مند دستہ نافع نا در و دل پسند  
 تصنیف شریف اہل دول صاحب حکم و ناظم طبعا بے بدل  
 بلب گلزار مینو جمیل سخندان طوطی چمن بوستان شیرین زبان  
 جوہر نفیس صمصام تہور جناب نواب دق و نامدار یار محمد خان صاحب ہادر  
 صفہ صدیق زاویہ گنبد گننامی نامی پیروار باب علم و فن آقا حسن رضو



بی باور کهنین روشنی نظم جامی  
کتاب شهنشاه نامه سے نامی



۱۰	یکار نامه منظوم قابل توصیف	۸۰	کلام عجز و دچسپ لائق توفیف
۳۰	شبیخ عظم گل دعا بلوغ فصیح	۸	سرور بخشش دل خاص عام صامح
۵۰	نیام تیغ مضامین طرہ سحر حلال	۲۰۰	ریاض غیرت فردوس کنیکا آل
۲	بیان واقعی تصنیف جادانش	۲۰۰	رئیس اعظم الو العزم ابل ادودش
۴۰	مہ سپر خلغوی شاعر ممتاز	۲۰	گل حدیقہ فضل و کمال بندہ نواز
۵۰۰	ذکی و فیض مجسم امیر دین پرو	۵۰	عزیز ہر دل و نوا تاج دان مہر
۳	جوان مہر کہ آرای عرصہ تحقیق	۸	حسام برق دم و شیر پیشہ تفتیق
۳۰	چہاچو باعث تفریح مردم حق	۴۰۰	خبر نیکی ہوی فکر سال نامی کو
۲۰	کہا یہ مادہ مقبول طبع دی ادارہ	۲۰	زہی صحیفہ مطبوع انیس طریاک

نتیجہ کشفیہ نبی اکرم ہرادر محمد قاسم علیخان قاسم

در صنعت تقلیب تکمیل که در هر بحر و در کبی و چهار رکنی متفاعلین دوازده  
 دوازده اشعار و در بحر طویل یک یک مصرعه و از اجتماع نصفی ارکان  
 تا و وال یک یک بیت می برآید برای استحصال حط ناظرین نگاشته شد

یار محمد خان شوکت خان شوکت یار محمد	عاشق احمد صاحب شامت صاحب شامت عاشق احمد
و ده چکتا بش فخر فضیلت فخر فضیلت چه کتا	گفته مسند آن زیو آن زیو گفته مسند
خان سخنان صاحب عز صا عز خان	اعظم و امجد با همه حرمت با همه حرمت اعظم و امجد
سطیح شد او با همه زینت با همه زینت مطیع او شد	خوب بید و در همه صنعت و در همه صنعت خوب بید
مهتم باش صاحب امت صاحب امت مهم باش	طالع سعید هر سعادت هر سعادت طالع سعید

گفت چه قائم دوسن تمت دوسن تمت گفت چه قائم	گلشن نصرت دین محمد
دین محمد گلشن نصرت	گلشن نصرت دین محمد

ایضا

زهی کتاب شهنشاه نامه مسند	وحید و غیر نظیر بزرگ بو سخنی
بقیه مجمل تاریخ گفته قائم	عجیب سبز بهار به سحر و سخن

## ایضاً

شد نامہ حسن خیز خامہ

از رنگ خیال خان زیشان

زیبا ہے شانہ ہی شہنشاہ نامہ

قاسم سن آن بمعجمہ گفت

بلبل گلزار نکتہ دانی طوطی شکرستان خوشن بانی  
جناب منشئی امیر احمد صاحب رضا سرکار

لوٹی گی مزی اہل بصیرت کی نگاہ

جس حسن کی شنوی تہی بوسی پہنچی

کیا نظم یہ محبوب ہی سبحان اللہ

بسیا تایخ کہی مینی امیر

## ایضاً

سب مطلع آبرو کی طرح خوب ہی نظم

رخسارہ معشوق ہی جو صفوحے

سبحان اللہ کیا ہی محبوب ہے نظم

اس خوبی طبع کی ہی تایخ امیر

شیرین مقالہ از رنگ خیال جناب سید عہدیل حسین صاحب

# تخلص منیر صاحب سرکار فلک قنار رام پور

خوشا این نظم مقبول و مبارک	که سرتاپا بود زیبا و ممتاز
منیر این سال تالیفش نو شتم	شهبانہ نامہ پر نور عجب از

## ایضاً

ہر چند کہ نظم و نثر سی دل سے ملول	فرصت پر ہی نہیں ہی دم بہر قابو
پر طبع ہوا ہی وہ شہبانشہ نامہ	ارباب سخن ہیں جی خواہاں ہر
تایخ منیر حسب فرمایش کہہ	چہا پی کیا نظم لا جواب اردو

## واقف نکات دقایق جناب فاضل حکیم احسن صبا قاصر

دوراری بی بہا کنون بسک نظم آوردہ	امیر صاحب شوکت رئیس اعظم خوشنویس
روایات عرب غزوات فخر آدم و عالم	بطر ز شاہنامہ در زبان فصیح اردو
شدم در بحر فکر غرق با گفت ای قاصر	شہنشاہ نامہ معروف شوکت سید



## واقف رموز محروص حافظ حسن علی شاہ صبا عاجز

جب بفضل کروگار دو جہان	یہ کتاب انتخاب قصہ نامہ
جسمین اول سے تا آخر تمام	مندرج احوال محبوب خدا
واہ و اکیا دلکش کی نظم ہے	اور ہر مصرعہ ہی اسکا جانفزا
فی الحقیقت لایق شائمان ہی یہ	ہی شہنشاہ نامہ نام اسکا بجایا
شرح حالات جہاد شاہ دین	خوب کی ہی حبذا صد حبذا
کیون نہوں اسکی مصنف خلق میں	مورد صد آفرین و مرحبا
مطبع حسنی میں با ترتیب خوب	چھپ چکی از ابتدا تا انتہا
شہرت اسکی ساری عالم میں ہو	یہ ہوئی مرغوب خلقت جا بجایا
فکر مجھ کو بھی ہوئے تاریخ کی	ناگہان یوں غیب سی آئی ندا
مصرعہ آخر کے منقوطہ حروف	جان عاجز مادہ تاریخ کا
اور کہدی از رہ تعریف تو	خوب ہی یہ نسخہ زیبا چھپا

طبع ہو کر دل گزین اہل عظمت ہو گئے  
کہ قصص جہاد حضرت اچھی چھپ چکے  
۱۸۶۴ء

جبکہ یہ فسانہ نامی غزوہ سلطان یزید  
چھپے عاجز نو دم فکر سخن بولا سرو  
ش

## ایضاً

دل پسند اہل عالم ہو گئی  
فکر کچھ تاریخ کہنی کے ہوئی  
لکہہ تو اینج جدیدہ چھپ چکی  
۱۲

جب کہ چھپ کر یہ کتاب بمیشال  
اسکے مضمون دیکھ کر عاجز بچو  
ناگہان ماتفنی فرمایا کہ تو

## ایضاً

تذکرات شاہ دین کا انتخاب بی نظیر  
چھپ چکے نادری کتاب لا جواب بی نظیر  
۱۹

جب بہ ترتیب خوش اسلوبی مرتب چکا  
مصرعہ تاریخ عاجز یون کہا دل تیرے

## ایضاً فارسی

شدہ طبع باطرز نیک و غریب  
شہنشاہ نامہ کتاب العجیب  
۱۲

چو این تذکرات جہاد نبی  
دل گفت عاجز مچنین سال

## ایضاً و تہمید یک عدد



نشد طبع چو این نسخه دلچسپ بصد زریب	از عون الہی و عنایات محمد
گردید بہر صاحب اسلام ہویدا	ز شوکت و کیفیت غزوات محمد
اندیشہ تاریخ نمودم من عاجز	تا باشم از و مورد رحمت محمد
ناگاہ ز من گفت ملک از سر الطاف	بتذکرہ حال جہادات محمد

۶۹ ۱۸

## نتیجہ افکار برادرنا مدار جناب سید احمد خان نصبا و اصف

زہی یار محمد خان بشوکت	کتاب او کہ از نورست تصویر
بصنع ہملہ و اصف سنش گفت	پرا ز جوہر عجب تقریر و تحریر

۱۲ ۵۹

## از برادر گرامی منش محمد علی حسین خان صاحب کامل

یہ نامہ جوہی فروغ دین میں	کیا او کی صفت صفا سخن ہے
منقوط میں کامل اسکی تاریخ	کیا خوب یہ بے بہا سخن ہی

۱۲ ۵۹

## برادر ام اعز جاتم محمد فاروق خان صاحب صابر علی خام

شہنشاہ نامہ لکھی کیا کتاب	کہ ایک باغ رنگیں یا نقش چین
---------------------------	-----------------------------

صد اخچہ دل سے آتی ہی حشام  
کہ ہی یہ نیا باغ اسلام و دین

عزیز القدر رفیع مرتبت محمد رفیق خالص صاحب عارف

جناب خان معالی خطاب خوش بقا  
چون ہم کرد شہنشاہ خوش انجام  
سمنش بجز عارف اگر کسی پر  
بگو چہ جلوہ گر این فتح نامہ شد تمام

ایضاً

بشوکت زہی خان والا شکوہ  
خجے نام نامیش در نامہ  
شہنشاہ نامہ ہر زم رسول  
ز تصنیف او پر شکر نامہ  
ز شہنشاہ افزون بحسن بیان  
کہ ہم چون بنامہ دیگر نامہ  
بتاریخ آن فکر عارف کہ شد  
شد الہام زیب ظفر نامہ

عزیز از جان برادر محمد شفیق حسان زیبا

شہنشاہ نامہ کہ نامہ ہی خوب  
مصنف ہی اچھا اور اچھا ہی نام  
کیا سال زہیبانی اسکا رستم  
کہ ہی سب اچھا غائب کلام

برخوردار نور الابصار محمد ارشد حسین ارشد

نامی جو مصنف ہی تو نامہ بھی ہی نامی

تاریخ سن فصلی میں ہاتھ پہاڑ

تکرار تلفظ میں ہی تکرار ہی شیریں

آواز بھی آئی کہ گفتار ہی شیریں

از خاکسار ازلی ہستم اخبار و بد بہ سکندری

شہنشاہ نامہ چہ در نامہ تا

زعاصی بتاریخ ختمش سروش

کہ دارد سراپا عجب قصہ

بگفتا چہا منتخب قصہ

## خاتم الطبع

ہزار ہزار شکر خلاق ارض و سما کا او بی انتہا درود پیغمبر انوار جان ختم الانبیاء پر

کہ فضائل ایندو سی کتاب فیض نصاب خلاصہ ہزار و احوال غزوات حضرت رسول مقبول

مسبحی شہنشاہ نامہ من تصنیفات فصیح الفصحی محسود الشعر عالم دقایق شعر و سخن

اکمل شاعران زمین فخر المتقدین سند التاخرین اشرف شرفای و ایشان فضل

نجائی ہندوستان امیر کبریا ب میان یار محمد خان صاحب بہادر رام

اقبال ہم و شوکت ہم رئیس ہوپال مطبع فیض منعم مولوی محمد حسن خان صاحب بن نور محمد خان

مردم نور الدین ترمذی واقع دارالترجمہ مطبع آباد عرف رام پور اہتمام محمد حسین کے تاریخ

۳۔ رجب ۱۲۹۶ ین زیور طبع آراستہ و کسوت الطبع پیراستہ ہو کر سر ہم

مشتاقین ہوا

# شادی نامه

بسم الله الرحمن الرحيم

ریخته خامه یوسفی نهنگامه گرامی منش فرخنده روش ابو القاسم صاحب  
خلف الصدق عالی طبیعت مولانا محمد عباس صاحب سلمه الله تعالی  
شامگاهیکه نوشاه گیتی فروز بختگره باختر خرامید و عروسین  
باتیان زرین سلب بر بام فیروزه فام جلوه آرا گردید حضرت  
شوکت پناه رفعت دستگاه چرخ دودۀ یار محمد خانی زینت  
سند کیانی نو جوانی برا آوردن عروس بجلوس یکاؤس

بخانه پدر بانو شتافتند و آنچه از دیر می جستند سال <sup>۹۵</sup> **عمره ملک**  
 یوم عید شوال زود دریافتند زیرا که عقیقه شرعی در ماه گذشته<sup>۱۲</sup>  
 بخیر و خوبی منعقد گشته بود باین رو عروس متنابر چار  
 بالاش از زین خاطر خواه رو نمود و میکه سواری جناب ممدوح  
 بر کاشانه وال عروس رسید از آن طرف رسم استقبال  
 بشادمانی ادا گردید امیر کبیر با رفقای صاحب توقیر و جوق  
 اصحاب محترم و گروه اصحاب محترم زینت بخش محفل سوره سرود گشتند  
 و بر بساطهای مزین و بالاش با دلکش باکمال انبساط  
 نشستند خیاگران خوشنوا و لولیای جاد و صدا  
 برقص سرود لطف بزم شادی را و بالا نمودند و بزمه ها  
 مسرت خیز و آهنگ با طرب انگیز نقد دل سامعین را بودند

به بر کرده لباس گل و چوبه  
 بود در رقص برق نو بهار

طوائف گرم رقص پای کو بی  
 شعاع چهل موج کیناری

همه با یکدیگر گردید گل باز	نگاه ابرو باز و باندا ز
چو موج می بینا فرست انگیز	بگردش جنبش گردون دلاویز
ز بحر رقص بن کر موج خیزی	دو ساعت در نشاط جلوه پیری
ز شوقش وا کند نظاره آغوش	چو بکشاید بغل رقصان بر پیش
چو موی کوفته در جوش گرداب	کم و پرچ و تاب رقص بیتاب
بهم زد و هر دو بال از شاخ سرو	تو گوئی در چمن رنگین تدر و

المختصر عطر و پان و مار و قلیان تواضع مجلسیان نیک نهاد و بعد  
 گذشتن پاسی از شب بخصت عروس و داماد گردید نوشاه کابر لک  
 و عروس در پالکی سوار گردیدند نظار گیان از دیدن ساز و سامان  
 امارت و بشاشت طربناک گشته شاد شاد چمیدن آغاز پذیرند  
 روشنی مهتاب شب روز نمود و سرگشتن آتش بازی روی هوا  
 زرافشان فرمود تخته آرایش بکمال پیرایش نامه نگاه نمودار نمودار گشت  
 و بیدین این چشم بر صفی قلوب خاص عام نقش و کسب نشست

بهوای سیر عزم آسمان کرد	به جانب جبریب ز در و انگر
میان دود بنمودی هوای	چو در سطح می خط طائی
ز موج نور مهتاب ستاره	هوا شد چرخ دیگر در نظاره
چنان در دود بنمودی ستاره	که در گیسو شعاع گوشتواره
نمودی روشنی جام مهتاب	چو در بوته گردان و نقره ناب
شد از بهر چهره مهتاب چو لخت	زمین یکسیر پیرانه ز رین و خندان
ز آتش بازی گلزار زیبا	منبت گشت چشم شب سراپا
شعاع پیاپی چو شد گل افشا	تو گوئی از طرب شب گشت خندان
ز چرخ شد عیان بر عام و بر خاص	که خوشید اندرین شگفت رفا
بنفشه تختها شعله افروز	سر شب اگر فته در عجل روزه
بنفشه همچو روی خشم دوش	که نمی زرد نمی نیلگون شد

نیم شب دولتیخانه از قدم که با تو مبارک منزل و آینه محل گردید شبستان  
اقبال ازین نجبستگی با اوین فرور دین آغوشتید خوابگاه محل قمران السعدین



عزیز خاطر باشد تمنا هم آغوش نشست شوق و ذوق دست دراز کردند  
 و طالب مطلوب با یکدیگر ناز و نیاز کردند نورس شرم را و بدست افتاد تحت  
 همایون باب عشرت کشاد بصر عیش و نشاط سپیده صبح بر مید افتاب از افق  
 مشرق سر کشید سماء دعوت و لیمه از الوان نعمت آراسته و تجمل و ستر خوان  
 محمد شاه بی از خاطر جهانان برخاسته ز زرین قباب افزون از شمار

سپهر سفره شد خورشید راز	نگد ان چون دمان دل پسند
مربا چون کلام نوشخندان	چو روی سفره چینی کار کردند
زمین اشتها گلزار کردند	ز شیلان آن قدر لذت عیان شد
که هر انگشت بر شکل زبان شد	ز اقسام پلا و رنگ و رنگ شد
بساط سفره از گلزار تنگ شد	نگه شد سیر از سیر مرعصر
چو آن مفلس که یابد یک طبق زر	چو از سبزه گود و کام و مباح
ورق از دست لذت کند باز	کیا گرم و تفتان و بدو ساج
لب شان داد و دل را لذت بلج	شنای قلیه های زعفرانی



# باب زرتویس ار میتوانے

بکاول محراب طباخ شتاباش	چه لذت داد دل را شوله آش
حلاوت را کشد دل و بیل تنگ	ز جلوه ماغبر بوی خوش رنگ
و چار خوش نایقی بود چای	به تنه می پاشنی را گرم بازار
مزه را آمد آب رفته در جو	ز شربت های شیرین طعم و جو
مشام فوق از شربت معطر	و صباغ کام از صباغ معبر
که در باغ هوس گل کرد و ندان	بهار اطعمه ز جوش چندان

بعد تناول طعام شرفای کرام از آب گرم دست شستن  
و در محفل سوره سور و رخت شستن و از عطر و پان شاو  
کام شدند و مراسم تهنیت علی قدر مراتب بجا آوردند پان  
و چهار خصت تقسیم گردید طبایع را خوشی بخشید مجلسیان  
اؤن رفتن یافتند با ما کن خود همچنان حرفی شتافتند  
ابوالقاسم و قایع نگار شادی نامه نگارید و کلهای مع

و ثنا در چمن قمر طاس کارید

اللاتا زنده ریزه ساز عروسی

بر این کلخ ز کار فیروزه منظر

عروسی طرب تنگ بادت در آغوش

ز شام ازل تا دم صبح محشر

تاریخ شادی طوی جامع کمال دین پناه

بجق نون و یسین و تبارک

مبارک هجرت سبحان مبارک

ز بهی شادی که شادی بخش آید

بصد شادی همین گوید دل من

تاریخ شادی پسندیده شرواقبال

از نتیج فکر سلیم شیرین بیان جناب سید احمد خان صاحب و اصف

که فیاض هست یکتای زمان

پے شادی خود او سر و آ

مبارک جشن شادی شهبان

چون آن یار محمد حسن بهاد

بهیم آراستند یک جلسه نو

بگو این مصرعه و اصف از سر خود

ایضا دیگر

ز عنایات خدائی کونین

بنک و ساعت و فتنه و زمان

چو غم و سحر و عجب خوبی زمین

بهم از یار محمد خان شد

هست امروزی قرآن السعیدین

گفتم این مصرع را شنید

ایضا دیگر

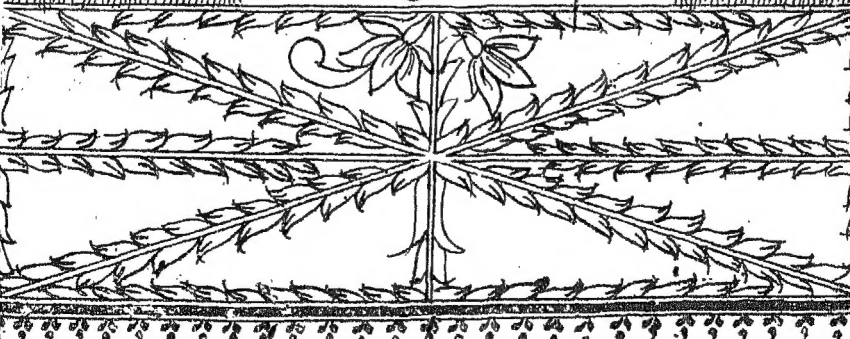
سرورم چون از عروس خوش جمال

گشت هم آغوش با صد عروصا

و اصف ازین سال تا رخش سرورش

گفت اولی ترقیان هر دو ماه

تمام شد شاد و نایم شوکتی





CALL No. { 191544 } ACC. No. 191544

AUTHOR 191544

TITLE 191544

Date	No.	Date	No.



# MAULANA AZAD LIBRARY ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

## RULES:-

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1-00 per volume per day shall be charged for text-books and 10 Paise per volume per day for general books kept over - due.

